سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2019

بدھ،24-اپریل2019

(یوم الاربعاء،18-شعبان المعظم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 3

155

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ24-اپریل2019

## تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سوالات

## (محکمہ سکولز ایجوکیشن)

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## سرکاری کارروائی

### رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- سدھنائی میلسی لنک کینال اور لوئر بہاول کینال کی ری ماڈلنگ پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال13-2012

ایک وزیر سدھنائی میلسی لنک کینال اور لوئر بہاول کینال کی ری ماڈلنگ پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- شمالی وجنوبی بائی پاس کی تعمیر پر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال14-2013

ایک وزیر شمالی وجنوبی بائی پاس کی تعمیر پر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال14-2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

156

3۔ ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر (فیز-ii) پر محکمہ آبپاشی کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013

ایک وزیر ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر (فیز-ii) پر محکمہ آبپاشی کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آڑار مغلاں ڈیم چکوال کی تعمیر پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے سال 16-2015

ایک وزیر آڑار مغلاں ڈیم چکوال کی تعمیر پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کی تعمیر پر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014

ایک وزیر جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کی تعمیر پر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

157

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سترہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

### بدھ، 24-اپریل2019

### (یوم الاربعاء، 18- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر43منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

---

**تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔**

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٤
فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝٥ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨

**سورۃ القلم آیات 1 تا 8**

نٓ۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اس کی قسم(1) کہ (اے محمدؐ) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو(2) اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے(3) اور تمہارے اخلاق بہت (عالی) ہیں(4) سو عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور یہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے(5) کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے(6) تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چل رہے ہیں(7) تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا(8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

رحمت دو جہاں حامی بے کساں
شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خوشبو سے مہکیں چمن در چمن
تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی
اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا، خُوشنوا، دلربا،
دِلکشا، مُجتبیٰ، مُصطفٰی، راہنما، پیشوا
جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں
ہو سکیں نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں

**جناب ڈپٹی سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔

## سوالات

### (محکمہ سکولز ایجوکیشن)

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 833 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### لاہور میں واقع سرکاری و نجی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

***833: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت کتنے سرکاری و نجی سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) لاہور کے سرکاری سکولوں اور نجی سکولوں میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں اس کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نجی سکول اپنی مرضی کی فیسیں وصول کر رہے ہیں کیا حکومت نے نجی سکولوں کی کوئی فیس مقرر کی ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے، اگر نہیں تو کیا حکومت فیس مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت 1128 سرکاری اور 17-2016 کے سروے کے مطابق پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی تعداد 5216 ہے۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے حوالے سے نیا سروے جاری ہے جس کی دو ماہ تک مکمل ہونے کی اُمید ہے۔ سروے مکمل ہونے کے بعد لاہور میں نجی سکولوں کی حتمی تعداد سامنے آئے گی۔

(ب) لاہور کے سرکاری سکولوں میں بچوں کی تعداد 6,46,833 ہے جبکہ نجی تعلیمی اداروں میں بچوں کی تعداد تقریباً دس لاکھ سے زائد ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کے متعلق جاری سروے مکمل ہونے کے بعد اُن میں زیر تعلیم بچوں کی نئی تعداد کا پتا چل سکے گا۔

(ج) درست نہ ہے۔ کوئی نجی سکول اپنی مرضی سے فیس وصول نہیں کر سکتا۔ رجسٹریشن کے وقت ہر نجی تعلیمی ادارہ اپنی فیس لکھنے کا پابند ہوتا ہے اور ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کی منظوری سے فیس وصول کر سکتے ہیں۔ نجی تعلیمی ادارے پانچ فیصد سالانہ اضافہ اپنی مرضی سے کر سکتے ہیں اور تین فیصد سالانہ اضافہ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کی اجازت سے کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ کے حالیہ حکم کے مطابق تمام نجی سکولز جن کی فیس پانچ ہزار یا اس سے زائد ہے وہ فیس میں 20 فیصد کمی کریں گے اور موسم گرما کی تعطیلات کی پچاس فیصد فیس واپس کرنے کے پابند ہوں گے جس پر عملدرآمد کروایا جا رہا ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) پر ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ:

> " صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت 1128 سرکاری سکول ہیں اور اس کے مقابلے میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی تعداد 5216 ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پرائیویٹ سکول پانچ گنا زیادہ ہیں۔"

یہ گورنمنٹ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ:

Government decided to make new schools but because of what I know in the last one year they have decided but not made any new school.

مہربانی سے اس پر elaborate کریں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کو اس پر اتنا بتا دوں کہ جب سکول بند کئے گئے تھے۔۔۔

**(اذان ظہر)**

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب! آپ بات کیجئے۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! جب بھی gap چھوڑا جائے گا اور space دی جائے گی تو وہ fill ہو جائے گی۔ آج سے کافی سال پہلے کی بات ہے کہ گورنمنٹ سکول بنے، جب وہ بننے کم ہو گئے یا نہیں بنے تو اس کے مقابلے میں لاہور کی آبادی بڑھتی گئی۔ گورنمنٹ نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سرکاری سکول نہیں بنائے تو یہ gap پرائیویٹ سکولوں نے پورا کیا۔ جہاں بھی کوئی gap چھوڑا جائے گا تو وہ کوئی نہ کوئی fill کر دے گا۔ اس وجہ سے پرائیویٹ سکولوں کی تعداد پانچ ہزار سے زائد اور ہماری 1128 ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** منسٹر صاحب! آگے کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی۔ ان کا سوال یہ تھا کہ پرائیویٹ سکول five time زیادہ ہیں۔ کیا حکومت ایسی کوئی پالیسی بنا رہی ہے کہ یہ gap کم ہو جائے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! گورنمنٹ کے پہلے سکولوں کو ٹھیک کرنا ہے بجائے اس کے کہ ہم نئے سکول بناتے جائیں۔ اس وقت گورنمنٹ کے سکولوں کے جو حالات ہیں اگر وہ آپ میرے ساتھ جا کر دیکھیں تو پریشان ہو جائیں گے کیونکہ میں تو پریشان ہوں۔ ہمیں پہلے ان کے حالات ٹھیک کرنے چاہئیں بجائے اس کے کہ ہم نئی عمارات بناتے جائیں۔ اس وقت سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں سکولوں کی سہولیات اور اساتذہ کو بھی جو مشکلات درپیش ہیں ہمیں

پہلے انہیں ٹھیک کرنا چاہئے پھر ہم آگے چلیں گے نہیں تو اور عمارات بنانے سے مشکلات بڑھتی جائیں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! میں جناب مراد راس کی عزت کرتی ہوں کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا کہ سوال کا جواب ہم پر نہیں ڈالا۔It is progressive thinking

جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چھ لاکھ طلباء گورنمنٹ سکولوں میں ہیں اور دس لاکھ طلباء پرائیویٹ سکولوں میں ہیں تو

> What steps is the government taking in the upcoming year to increase the quality of education and to improve enrollment and I would want you to answer this question without blaming the previous governments.

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! How can you not blame the previous government کیونکہ انہوں نے سکول ڈیپارٹمنٹ کی تباہی مچا دی ہے؟ In a row انہوں نے تو لاہور کا 10 سال یہ سسٹم چلایا ہے پھر یہ کہہ رہی ہیں کہ سابقہ حکومت کو blame نہ کریں۔ ہماری حکومت کو آئے ہوئے ابھی صرف آٹھ ماہ ہوئے ہیں لہٰذا جو problems create کی گئی ہیں وہ ان کی اپنی ہیں ہم نے تو ان کو ٹھیک کرنا ہے۔

جناب سپیکر! معزز خاتون ممبر پوچھ رہی ہیں کہ اس سال کے لئے کیا گیا ہے؟ تو سب سے پہلے ہم curriculum ٹھیک کرنے جا رہے ہیں تاکہ بچوں کو ہم کوالٹی ایجوکیشن دے سکیں تو انشاءاللہ تعالیٰ first phase of curriculum changes اگلے سال آپ کو books میں نظر آئے گا۔ It is not an easy thing کہ آپ overnight اس کو change کر سکیں لہٰذا phase by phase اس کو ہم change کریں گے پہلا فیز انشاءاللہ تعالیٰ within one year جو کتابیں اس summer میں پرنٹ ہوں گیں اس میں نظر آئے گا۔

**MS HINA PERVAIZ BUTT:** Mr Speaker! We will be waiting for the new education policy. Thank you.

جناب سپیکر! میرا جز (ج) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے آرڈر کے مطابق پانچ ہزار روپے سے زائد فیس لینے والوں پرائیویٹ سکولز کے خلاف کارروائی کی جائے گی تو کون سے ایسے پرائیویٹ سکولز ہیں جن کے خلاف ایکشن لیا گیا، because of coming summer season, ACs and other extra curriculum activities کی مد میں پرائیویٹ سکولز extra fee charge کر رہے ہیں تو وہ کون سے ایسے سکولز ہیں جن کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے؟

**MR DEPUTY SPEAKER:** This is very important question.

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! .Absolutely اس حوالے سے جو سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تھا it was only for that one year it was not for the other years. مگر جن سکولز کے خلاف ہم نے ایکشن لیا ہے انہوں نے اپنی فیسیں کم کی ہیں اگر محترمہ کو ان سکولز کی لسٹ چاہئے تو یہ میرے پاس آ جائیں میں ان کو وہ لسٹ فراہم کر دوں گا۔ اگر کسی سکول نے فیس کم نہیں کی تو یہ مجھے اس سکول کی نشاندہی کریں پھر ہم ان کو پکڑیں گے کیونکہ ہم نے ایسے سکولز کو پکڑا ہے اور ان سے فیسیں کم کروائی ہیں۔ لوگ ہمارے پاس fee bill لے کر آئے ہم نے ایک ٹیلیفون نمبر رکھا جو کہ صبح 9:00 بجے سے شام 5:00 تک بجے تک چلتا تھا جتنے دن فیس میں کمی کی جاتی تھی، اس نمبر پر لوگوں کی complaints آتی تھیں اور لوگ ہمارے پاس fee bills لاہور آفس میں لے کر آتے تھے۔ جن جن ڈسٹرکٹس میں سکولز کی complaints آئی ہیں وہاں پر ہم نے فیسیں کم کروائی ہیں۔ اگر ابھی بھی کسی سکول نے فیس کم نہیں کی تو یہ ان کی complaint ہمارے پاس لے کر آئیں ہم ان کا مسئلہ حل کروائیں گے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** محترمہ! اگر آپ کے پاس کوئی لسٹ یا کوئی ایسا سکول ہے تو وہ آپ identify کر دیں تو پھر اس حوالے سے ہم بات کر لیں گے۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

**ملک ندیم کامران:** جناب سپیکر! میرا اسی سوال کے حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

**ملک ندیم کامران:** جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے ابھی یہاں پر ایک بات کی ہے کہ سپریم کورٹ نے فیسوں کے حوالے سے ایک سال کے لئے آرڈر کیا تھا تو اب ان کی کیا پالیسی ہے they are going to move forward یا اسی پر stay کریں گے کیونکہ یہ بہت important issue ہے کیونکہ اگر لوگوں نے پہلے کی نسبت کم فیسیں جمع کروائی ہیں اس پر منسٹر صاحب نے ایکشن بھی لیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو continue کرنا چاہئے تو اس پر آپ kindly کچھ فرمادیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو بتاؤں کہ پہلی مرتبہ گورنمنٹ نے فیسیں کم کروانے کے حوالے سے اتنا سخت ایکشن لیا ہے کیونکہ کورٹ آرڈرز تو پہلے بھی آتے تھے لیکن ان پر implement نہیں ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ ہم نے سکولز کو فیسیں کم کرنے کے لئے force کیا ہے اور انہوں نے فیسیں کم کی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری چیز میں ان کو بتاؤں کہ سکولز کو سالانہ 5 فیصد فیس میں اضافہ کرنا allowed ہے لیکن کئی سکولز ایسے ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ 5 فیصد فیس بڑھانے سے ہمارے expenditure پورے نہیں ہو رہے تو اس کے لئے ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی ہے جس میں ان سکولز نے اس چیز کو prove کرنا ہے۔ They have to prove it then they can increase from 5 to 8 percent fee otherwise وہ پانچ فیصد سے زیادہ increase نہیں کرسکتے۔ اگر اس سے زیادہ کوئی fee increase کرے تو ہمیں بتائیں we will take action جب تک کہ وہ اس چیز کو prove نہیں کرے گا کہ اس کو مزید تین فیصد اضافہ کرنا ہے تب تک ان کو اجازت نہیں دی جائے گی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** منسٹر صاحب! ملک ندیم کامران کا یہ سوال تھا کہ ایک سال فیس کی مد میں جو relaxation دی گئی تھی آیا آپ اس کو continue کریں گے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ آگے آپ کس طرح اس کو لے کر چلیں گے تو آگے بھی ہم سالانہ پانچ فیصد اضافے کی ہی اجازت دیں گے۔ اگر کسی نے پانچ فیصد سے تین فیصد مزید یعنی آٹھ فیصد تک فیس بڑھانی ہے تو they have to come into with to us کہ پانچ فیصد فیس بڑھانے سے ان کے expenditure پورے نہیں ہو رہے. otherwise five percent increase is for every year.

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! میرے خیال میں بڑا سادہ سا سوال ہے جس کو منسٹر صاحب یا تو سمجھ نہیں رہے یا سمجھنا نہیں چاہتے۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے یہاں پر statement دی ہے کہ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہے وہ صرف ایک سال کے لئے تھا اب چونکہ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے اس لئے اس پر زیادہ بحث نہیں ہو سکتی میں common sense سے بات کر رہا ہوں یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک بچے کی فیس 20 ہزار روپے ماہانہ ہے اور سپریم کورٹ حکم دے کہ اس سال اس بچے کے والدین فیس 20 ہزار روپے سے کم کر کے 15 ہزار روپے دیں گے اور جب اگلا سال شروع ہو گا تو پھر سے 20 ہزار روپے فیس دیں گے یعنی یہ relief سپریم کورٹ نے صرف ایک سال کے لئے دیا ہے۔ Common sense اس بات کو نہیں مانتی لہٰذا اب میں ان کی statement کے بعد سپریم کورٹ کے مختلف وکلاء سے مشورہ کرتا ہوں میں آپ کی اس statement کو چیلنج نہیں کر رہا کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس پر بحث نہیں کرنی چاہئے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ عقل نہیں مانتی کہ سپریم کورٹ ایک بچہ جو کہ پہلی یا دوسری کلاس میں ہے اس کو صرف ایک سال کے لئے relief دے اور اس کی اگلی پندرہ سالہ ایجوکیشن پر اسی طرح سے پرائیویٹ سکولز کا کلہاڑا چلتا رہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جناب سمیع اللہ خان! آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! ایک تو یہ بات ہے دوسرا وہی سوال ابھی باقی رہتا ہے کہ فرض کریں کہ ہم منسٹر صاحب کی اس statement کو درست مان لیں کہ سپریم کورٹ نے صرف ایک سال کے لئے relief دیا ہے اگلے سالوں کا relief نہیں دیا اگر یہ درست بھی مان لیں تو پھر ملک ندیم کامران نے جو سوال کیا ہے اس کا بڑا واضح جواب آنا چاہئے کہ اگلے سالوں کے لئے سپریم کورٹ نے relief نہیں دیا تو کیا پنجاب حکومت اس حوالے سے relief دینے کا ارادہ رکھتی ہے جیسا کہ سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے یا پنجاب حکومت کا بھی یہی خیال ہے کہ ایک سال کے لئے relief دے کر باقی اگلے سالوں سے relief نہیں دینا تو یہ بڑا واضح سوال ہے؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! میں آپ کو اس حوالے سے یہ بتادوں کہ جو پالیسی ہے وہ پانچ فیصد ہے اب پندرہ ہزار روپے فیس پر پانچ فیصد اضافے کے ساتھ ایک ہزار یا پندرہ سو روپے بن رہے ہیں تو وہ فیس ہر سال increase ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ کیوں آیا کیونکہ پرائیویٹ سکولز نے فیسوں میں پانچ فیصد سے بہت زیادہ اضافہ کر دیا تھا اور کوئی اس کو چیک کرنے والا نہیں تھا کہ سکولز نے فیسوں میں 5، 10 یا 20 فیصد اضافہ کر دیا ہے everyone was out of control کہ کوئی 5 ہزار، 10 ہزار اور کوئی 20 ہزار روپے فیس بڑھا رہا ہے ان کو کوئی روکنے والا نہیں تھا۔ جب سے سپریم کورٹ کا آرڈر آیا ہے اس کے بعد اب پانچ فیصد کی پالیسی ہے اور آٹھ فیصد جو فیس بڑھائے گا اس حوالے سے میں نے آپ کو پہلے بتادیا ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** منسٹر صاحب! میرا خیال ہے آپ جناب سمیع اللہ خان کا سوال سمجھ نہیں رہے۔ ان کے سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو relaxation سپریم کورٹ نے دی تھی وہ صرف ایک سال کے لئے تھی تو پنجاب گورنمنٹ اس حوالے سے کیا کرنے جارہی ہے، Are you planning to do something to reduce the fee.

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! دیکھیں، فیسیں تو پہلے ہی کم ہو چکی ہوئی ہیں اب ہم اس سے زیادہ مزید کم نہیں کر سکتے۔ اب with inflation with everything else وہ پانچ فیصد کی پالیسی چلنی ہے۔ ہم سکولز کو یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ آپ فیسیں نہ بڑھائیں اور

تین سال، پانچ سال یا دس سال تک ایک ہی فیس رکھیں۔ This is not worth of it. it's a business so they have also to see to it. پانچ فیصد سالانہ اضافہ ایک reasonable amount ہے وہ ہم نے رکھی ہوئی ہے اگر پانچ فیصد سے اوپر کوئی جائے گا تو اس کا ہمیں بتائیں۔ آپ ہمارے پاس fee bill لے کر آئیں۔ we will take care of it.

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جناب سمیع اللہ خان!

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! میرا تو یہی خیال تھا شاید منسٹر صاحب درست ہی کہہ رہے ہوں سپریم کورٹ نے بڑے واضح طور پر 20 فیصد فیسوں میں کمی کا حکم دیا تھا لہٰذا اب آئندہ سال فیسوں میں اضافہ پانچ فیصد ہے یعنی 20 فیصد کمی کا اعلان صرف ایک سال کے لئے ہی لاگو ہے اس کے بعد یہ لاگو نہیں ہو گا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، وہ ایک سال کے لئے ہی لاگو ہے اور اس کے بعد سکولز پانچ فیصد فیس سالانہ بڑھاتے رہیں گے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، ملک محمد احمد خان! ویسے اس پر بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! میری اس پر چھوٹی سی submission یہ ہے کہ معزز منسٹر نے سپریم کورٹ کے حکم کے بعد اس حوالے سے جو پالیسی وضع کی ہے اس پالیسی کے ساتھ اس ہاؤس کو during the question hour پوچھ سکتے ہیں کیونکہ ان کا سٹاف بھی یہاں پر بیٹھا ہے تو یہ ہاؤس کو apprise کر دیں before the conclusion of this question hour کہ وہ پالیسی کے تحت کیا جو 20 فیصد فیسیں کم کر دی گئی تھیں اس کے بعد سالانہ جو پانچ فیصد فیس بڑھانی ہے اس پالیسی کے خدوخال بیان کر دیں کیونکہ یہ پورے صوبے میں بہت اضطراب ہے کیونکہ جس طریقے سے فیسیں بڑھ رہی ہیں تو اس حوالے سے کوئی uniform policy نہیں ہے اگر ہے تو اس کو kindly یہ بیان فرما دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Mr Murad Raas): Mr Speaker! Again I will repeat the same thing uniform policy is five percent increase

اگر پانچ فیصد سے زیادہ کوئی فیس وصول کرتا ہے تو یہ آ کر بتائیں۔

We will handle it, we will take care of it.

**ملک ندیم کامران:** جناب سپیکر! اگر فیسیں 20 فیصد کم ہو گئی تھیں اب یہ جو پانچ فیصد سالانہ فیس بڑھانے کی بات کر رہے ہیں تو کیا یہ جو 20 فیصد فیسیں کم ہوئی ہیں اس سے پانچ فیصد زیادہ فیس وصول کریں گے یا جو پہلے 20 فیصد زیادہ تھی اس سے پانچ فیصد سالانہ اضافہ کریں گے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! جو existing fee ہے اس سے پانچ فیصد زیادہ سالانہ فیس وصول کی جائے گی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، فرمائیں!

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! جب ہماری حکومت تھی تب یہ پالیسی آئی تھی جو ایک uniform پالیسی تھی۔ اس وقت ڈرامہ یہ کیا جا رہا ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال کے اندر فیسوں میں جو اضافہ ہوا اب اُس کے اوپر وہ پانچ سے بیس فیصد اضافہ لے کر گئے اور اب کہا جا رہا ہے کہ uniform پالیسی سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ہے تو جو فیسیں بڑھا دی گئیں اس پر پانچ فیصد ہے۔ اِن کو یہ چاہئے کہ جو فیسیں پانچ فیصد سے اوپر جہاں جہاں بڑھائی گئی ہیں وہ واپس لیں کیونکہ یہ طے ہے کہ ہر سال آپ پانچ فیصد بڑھا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے پالیسی یہ تھی کہ پانچ فیصد سے اگر اوپر اضافہ کرنا ہے تو اس حوالے سے جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اُن کو آپ نے satisfy کرنا تھا۔ یہ جو اتنا زیادہ increase آیا ہے اور والدین پر بوجھ پڑا ہے اس پر آپ کو بھی دیکھنا چاہئے کیونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور حکومت کا کام ہے کہ اس اضافے کو واپس لیا جائے اور سالانہ پانچ فیصد پر اس کو cap کریں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے کہ پچھلی دفعہ جو وزیر تعلیم تھے انہوں نے اُٹھ کر بات کی ہے۔ میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلے فیسوں کو کبھی کنٹرول کیا اور نہ کبھی ایکشن لیا لیکن اب پہلی دفعہ یہ ایکشن لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتا دوں کہ وزیر تعلیم کا اٹھ کر اس طرح بات کرنا جن کی وجہ سے آج ہم یہاں مسائل کے اندر کھڑے ہیں۔ یہ پانچ فیصد cap ہی ہے there is nothing more than five percent اور اس سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ پانچ فیصد existing فیسوں کے اوپر ہے جبکہ پچھلی بڑھی ہوئی فیسوں پر نہیں ہے۔ ایک ہی بات بار بار repeat کی جا رہی ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، اگلے سوال کی طرف چلتے ہیں کیونکہ اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں تو جب personal attack آئے گا تو اُس پر آپ وقفہ سوالات کے بعد ٹائم دے دیں کیونکہ میں وقفہ سوالات کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔ اس بات کا جواب دینا ہے کہ پچھلی حکومت نے کیا کیا اور انہوں نے کیا بیڑا غرق کیا ہے اس پر پوری بات ہو گی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! سوال نمبر 1034 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبہ میں گرلز سکولوں کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***1034: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے گرلز سکولز قائم ہیں؟

(ب) کیا ان تمام گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے۔

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ نہ ہیں کیا حکومت ٹائلٹ بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 27,734 گرلز سکولز قائم ہیں۔

(ب) 27,705 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے جبکہ 29 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر نہ ہے۔

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ موجود نہ ہے وہاں ٹائلٹ کی تعمیر کے لئے آئندہ ترقیاتی منصوبہ 20-2019 میں رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! جز (ب) میں elaborate کیا گیا ہے کہ پنجاب میں ٹوٹل 27 ہزار 734 گرلز سکول ہیں جن میں 29 سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت نہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کون سے areas ہیں جہاں ٹائلٹ نہیں ہیں اور اگر بچیوں نے ٹائلٹ استعمال کرنا ہو تو کس طرح کرتی ہیں؟ اسی طرح انہوں نے جواب میں یہ بھی elaborate کیا ہے کہ 20-2019 میں ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا جائے گا لہذا بتایا جائے کہ کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا گیا ہے؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! میرے پاس 29 سکولوں کی لسٹ ہے جو میں ممبر صاحبہ کو بھجوا دیتا ہوں۔ انہوں نے سوال میں یہ نہیں پوچھا کہ وہ واش رومز کہاں استعمال کرتی ہیں لہذا یہ fresh question بنتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فنڈز کے متعلق پوچھا ہے تو اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ NSB فنڈز میں سے استعمال کریں لیکن اگر نہ ہوئے تو ہم ADP میں ڈالیں گے۔ اگر existing ٹائلٹ کو add کرنا ہو تو اُس پر 30 ہزار روپے لگتے ہیں لیکن نیا ٹائلٹ بنانا ہو تو اس میں سیوریج کا بھی کام کرنا ہوتا ہے جس پر تقریباً 50 ہزار روپے لگتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسی سال میں بن جائیں گے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** کیا اس بجٹ میں شامل کروا دیئے ہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! جی، بالکل کروا دیئے ہیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

**جناب محمد ارشد جاوید:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 780 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## خان پور کیڈٹ کالج کی بلڈنگ کی تعمیر اور جاری کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*780: **جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیڈٹ کالج خان پور ضلع رحیم یار خان کی بلڈنگ جس پر اب تک تقریباً70 فیصد کام ہو چکا ہے؟

(ب) کیا محکمہ نے بقایا بلڈنگ کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں، اگر نہیں تو کب تک جاری کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) محکمہ کالج کا کام جلد مکمل کرنے اور کلاسز شروع کرنے کا کب تک ارادہ رکھتا ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) کیڈٹ کالج خان پور ضلع رحیم یار خان کی بلڈنگ کا80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تعمیر ایک جاری سکیم ہے جس کا 80 فیصد کام پورا ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کے layout plan کی تبدیلی کی وجہ سے اس کی لاگت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ منصوبہ کا نظر ثانی PC-I جس کی مالیت 611.495 ملین روپے ہے، متعلقہ فورم پر جمع کروا دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں Pre-PDWP میٹنگ مورخہ 02-04-2019 کو ہو چکی ہے جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر یہ منصوبہ مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گا۔

(ج) اگلے مالی سال 2019-20 کے دوران کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تکمیل کے لئے بقیہ رقم جاری کر دی جائے گی اور اُسی سال کلاسز بھی شروع کر دی جائیں گی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب محمد ارشد جاوید:** جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے لکھا ہے کہ 2019-20 کے دوران کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تکمیل کے لئے بقیہ رقم جاری کر دی جائے گی اور اسی سال کلاسز بھی شروع کر دی جائیں گی۔ میری جناب منسٹر سکولز ایجوکیشن سے گزارش ہے کہ اگر کالجوں کے حساب سے دیکھیں تو 2019-20 کا سیشن 15-اگست 2019 سے شروع ہونا ہے۔ اگر سکول کا حساب لگایا جائے تو یکم اپریل 2019 کو سیشن شروع ہو چکا ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہ assure کریں گے کہ یہ 15-اگست تک سیشن شروع ہو جائے گا؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب! کیا اسی سال شروع کر دیا جائے گا؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! بلڈنگ کی تعمیر کا 80 فیصد کام ہو چکا ہے اور بقایا 20 فیصد رہ گیا ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ اسی سال کام ختم کر دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، اگست میں سیشن شروع ہو جائے گا؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! اگست نہ سہی لیکن ہم کم از کم اس سال ان کو بلڈنگ تیار کر دیں گے۔ اگر طلباء کو کلاسوں میں بٹھانا ہو تو extra جگہ تیار ہو چکی ہوگی۔ اگر اگست میں کام مکمل نہ ہوا تو اسی سال دسمبر سے پہلے پہلے یہ جگہ تیار ہو گی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جناب محمد ارشد جاوید! منسٹر صاحب on the floor of the House یہ surety دے رہے ہیں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! اگر درمیان میں problems آتی ہیں تو معزز ممبر میرے پاس ضرور آئیں۔ اگست ستمبر تک کوئی issues سامنے آئیں تو یہ میرے پاس آ کر ضرور discuss کریں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جناب محمد ارشد جاوید! آپ خود visit کر کے منسٹر صاحب کے ساتھ میٹنگ کر لیجئے گا۔

**جناب محمد ارشد جاوید:** جناب سپیکر! تحریک انصاف کی حکومت میں خاص طور پر مسلم لیگ (ن) کے sitting ایم پی ایز پر ban ہے کہ وہ ڈی سی صاحبان کے پاس نہیں جاسکتے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب! کیا آپ نے ban لگایا ہوا ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! اصل میں issue یہ ہے کہ پچھلے پانچ سال ہمارے اوپر ban تھا لیکن ہم نے ان پر کوئی ban نہیں لگایا۔

**جناب محمد ارشد جاوید:** جناب سپیکر! کالجوں کے by laws میں sitting ایم پی اے اُس کا ممبر ہوتا ہے لیکن ان سے جواب طلب کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کا sitting ایم پی اے کیوں آیا ہے؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** چلیں، تشریف رکھیں۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، فرمائیں!

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ 611.495 ملین روپے متعلقہ فورم پر جمع کروادیئے ہیں۔ مجھے پہلے وہ متعلقہ فورم بتا دیں کہ کون سا ہے اور دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کیڈٹ کالج حکومت پنجاب کی domain میں آتا ہے یعنی اس کی رجسٹریشن کیا سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under ہوتی ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! سوال ذرا repeat کر دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** محترمہ! سوال repeat کر دیجئے۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ متعلقہ فورم پر انہوں نے 611.495 ملین روپے کی رقم جمع کروائی ہے لہٰذا وہ متعلقہ فورم بتا دیں اور دوسرا سوال یہ ہے کہ کیڈٹ کالج محکمہ سکولز ایجوکیشن پنجاب کے زیر اثر آتا ہے یا نہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! یہ دوبارہ PC-I اس لئے بنا تھا کیونکہ اس میں additions کرنی تھیں اور بتایا گیا تھا کہ ان additions کی ضرورت ہے اس کے تحت یہ increase کیا گیا اور محکمہ نے obviously discuss کر کے کیا ہے۔ وہاں پر extra سہولیات چاہئیں جو پہلے شامل نہیں تھیں اس کی وجہ سے وہ add کیا گیا ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، آپ نے چیزیں add کی ہوں گی۔ ان کا دوسرا سوال بھی تھا۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! میں نے سوال کچھ اور پوچھا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ متعلقہ فورم بتادیں جس پر آپ نے یہ 611 ملین روپے سے زیادہ رقم جمع کروائی ہے؟ ویسے بوٹی آ گئی ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا کیڈٹ کالج آپ کے محکمہ کے under ہے یا نہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! اگر یہ پڑھ لیں تو جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ Pre-PDWP میٹنگ مورخہ 2019-04-02 کو ہو چکی ہے جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر یہ منصوبہ مالی سال 20-2019 مکمل کیا جائے گا۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ منسٹر صاحب اتنا shy کیوں ہیں؟ میں پوچھ رہی ہوں کہ متعلقہ فورم بتادیں اور وہ مجھے اِدھر اُدھر گھما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرے سوال کا یہ جواب دے دیں کہ کیا یہ کیڈٹ کالج محکمہ تعلیم پنجاب کے under آتا ہے یا نہیں؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** منسٹر صاحب! آپ بتادیں کہ یہ کالج آپ کے under آتا ہے یا نہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! یہ ہمارے محکمہ کے نیچے ہی آتا ہے۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! یہ ساری facility اور سارا انتظام محکمہ تعلیم پنجاب کرے گا؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! جی، ہم سارے انتظامات کریں گے۔

**محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہے اور انہیں کہیں کہ ایک اور پرچی منگوا لیں کیونکہ یہ غلط کہہ رہے ہیں اور کیڈٹ کالج ان کے under نہیں آتا اس لئے یہ پرچی منگوا لیں کیونکہ ان کو معلوم نہیں ہے۔ متعلقہ فورم جس کا یہ نام نہیں لے رہے تو کیا اس کا نام میں لے دوں؟

جناب سپیکر! محکمہ تعلیم کے منسٹر صاحب کی تعلیم کا اندازہ لگائیں کہ وہ یہاں پر غلط جواب دے رہے ہیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہی ہے چونکہ یہاں پر بہت سینئر پارلیمنٹیرین بیٹھے ہوئے ہیں جن میں منسٹرز حضرات بھی ہیں تو میں اپنا ضمنی سوال منسٹر صاحب کی ہمدردی میں کر رہا ہوں کہ محکمہ نے اتنا غلط جواب دیا ہے کہ ان کے خلاف تحریک استحقاق تو آئے گی یعنی منسٹر صاحب کے خلاف لیکن لفظ ٹھیک نہیں ہے تو راہنمائی کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو پتا ہے کہ ہر سال بجٹ آتا ہے، فنڈز کی allocation ہوتی ہے، پھر محکمہ پی اینڈ ڈی اس کا PC-I بناتا ہے تو اس کے بعد اس کے فنڈز جاری ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ذرا جواب پڑھ لیں کہ:

"2019-20 کے دوران کیڈٹ کالج خان پور کی عمارت کی تکمیل کے لئے
بقیہ رقم جاری کر دی جائے گی۔"

جناب سپیکر! جو تجربہ کار وزراء یہاں بیٹھے ہیں اب وہ مجھے اگر بتائیں کہ جب پہلی release ہوتی ہے، پہلی release میں یہ بھی اگر مان لوں کہ صوبہ پنجاب میں پہلی release خان پور کیڈٹ کالج کی ہو گی یعنی اتنے بڑے صوبے میں جہاں 36 ڈیپارٹمنٹس ہیں اور ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر ان کا بہت وسیع infrastructure ہے۔

جناب سپیکر!اگر میں یہ بھی مان لوں کہ وہ جو پوری کتابیں شائع ہوں گی اس کے اندر ہزاروں کی تعداد میںschemes ہوں گی اور اگر میں یہ مان لوں کہ ان میں پہلی سکیم خان پور کی ہو گی، پہلی سکیم ان ہزاروںschemes میں ہو گی تو ان کے فنڈز کیrelease جو ہے۔

جناب سپیکر!میں یقین سے آج اس floor پر کہہ رہا ہوں کہ وہ کسی بھی صورت نومبر سے پہلے release نہیں ہو گی اور جب نومبر میں releaseہو گی تو ٹھیکیدار جو ہے وہ inaction آئے گا اور یہ کرتے کرتے فروری مارچ2020 میں یہ بات جائے گی۔

جناب سپیکر!میں یہ بات common sense سے اور جن کا تجربہ ہے،اس کی بنیاد پر کر رہا ہوں اور اس سے آگے بھی یہ جا سکتی ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے کیونکہ یہ کام سرکاری ہے اور میں تو اس پر کوئی تنقید نہیں کر رہا یعنی اگر اس کی تکمیل، فنڈز جاری ہونا اور اس کو سارا executeہونا، اگر اس میں چھ ماہ یا سال لگتا ہے تو یہ ہمارے سرکاری محکموں کی کارکردگی کی routineہے۔

جناب سپیکر!اب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اسی سال وہ کام بھی مکمل ہو جائے گا اور اسی سال کلاسز بھی لگیں گی۔۔۔

**وزیر پبلک پراسیکیوشن** (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ اسی سال لکھا ہوا ہے۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر!چودھری ظہیر الدین بڑا درست اورvalid pointاٹھا رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب نے یہاں معزز ممبر کوsuretyدی ہے۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** دسمبر کی۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر!یہ کلاسز بھی شروع ہوں گی۔میں اپنا ضمنی سوال صرف استحقاق بر قرار رکھتے ہوئے کہ اگر اس سال یہ کلاسز شروع نہ ہوئیں تو سیکرٹری سکولز ایجوکیشن اور منسٹر سکولز ایجوکیشن کے خلاف یہاں تحریک استحقاق آئے گی اور پھر ان کے بارے میں یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا کیونکہ میں ابھیassumption پر بات کر رہا ہوں کہ اللہ سب کی زندگی رکھے، یہ 10۔ستمبر آجائے گا لیکن یہاں کچھ نہیں ہو گا تو میری صرف اتنی گزارش ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! شکریہ۔ اپنے سوال پر جانے سے پہلے اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ جو محترمہ حنا پرویز بٹ نے کہا کہ 29 سکول پنجاب میں toilet کی facilities سے محروم ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سات سالوں میں جو پنجاب کی PSDP تھی وہ 2048 بلین روپے کی تھی جس میں سے 1048 بلین روپے لاہور پر خرچ کیا گیا باقی 1000 بلین روپے spent in the remaining 35 Districts of Punjab تو اس پر میں حوالہ دینا چاہوں گا کہ جب French Revolution آئی تھی ناں جی تو Marie Antoinette کو بتایا گیا تھا کہ people don't have bread to eat تو انہوں نے کہا تھا کہ they should have cake تو میں اپنی newly opposition Government کو یہ کہوں گا کہ میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین میں بھی bathroom ہیں تو وہاں پر استعمال کر لیں بچے تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Now, I would like to go to my own question

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں بڑے سرکاری سکولوں کو این جی اوز کے سپرد کر دیا گیا ہے جو سکولز این جی اوز کو دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے تو مجھے جواب میں بتایا گیا کہ جی ہاں! 196 سرکاری سکولز مختلف این جی اوز کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سید عثمان محمود! اپنے سوال کا نمبر بول دیں۔

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! میرا سوال 931 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور میں بڑے سرکاری سکولوں کو این جی اوز کے سپرد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

**931*: سید عثمان محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں بڑے سرکاری سکولوں کو این جی اوز کے سپرد کر دیا گیا ہے جو سکول این جی اوز کو دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ این جی اوز، سکولوں اور طلباء کے نام پر مالی امداد اور فنڈز حاصل کرتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی امداد اور فنڈز سے حاصل ہونے والی رقم کا کوئی آڈٹ نہیں ہوتا، اگر ہوتا ہے تو اس کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) درست ہے۔لاہور شہر کے 196 سرکاری سکولوں کو مختلف این جی اوز کے سپرد کیا گیا ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مختلف این جی اوز کو سپرد کردہ سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نام این جی او | سکولز کی تعداد | نام این جی او | سکولز کی تعداد |
|---|---|---|---|
| کیئر فاؤنڈیشن | 168 | ہیلپ لائن | 01 |
| PEN | 21 | سوشل ویلفیئر سوسائٹی | 01 |
| ادارہ تعلیم و آگہی | 02 | روٹری کلب ساؤتھ ایشیاء | 01 |
| نظریہ پاکستان ٹرسٹ | 01 | سٹیپ ٹوگیدر | 01 |

(ب) درست نہ ہے۔مندرجہ بالا این جی اوز کو سکولوں اور طلباء کے نام پر کسی قسم کی مالی امداد نہیں دی جاتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں مندرجہ بالا این جی او سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے مالی امداد یا فنڈ وصول نہیں کررہی لہٰذا آڈٹ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 196 سرکاری سکولز لاہور شہر جیسے آپ کے capital میں اگر این جی اوز کے سپرد کر دیئے گئے ہیں تو کیا یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس صوبے کے بچوں کی تعلیم میں اہم کردار ادا کرے یا یہ این جی اوز کی ذمہ داری ہے؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ یہ پچھلی حکومت میں 196 سکولز این جی اوز کو دیئے گئے ہیں اور اس حکومت میں نہیں دیئے گئے۔ جہاں پر حکومت کا failure آرہا تھا تو اس failure کو چھپانے کے لئے جو بھی اقدامات اٹھا سکتی تھی اس وقت حکومت اٹھا رہی تھی۔ ہماری کوشش ہو گی انشاء اللہ کہ ہم یہ 196 سکولز ان سے واپس لیں اور ہم خود ان کو چلائیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں بھی ایسے 19 سکولز ہیں جنہیں این جی اوز کے سپرد کر دیا گیا ہے جس سے تعلیم کے معیار پر کافی حد تک compromise ہوتا جا رہا ہے اور 19 سکولوں میں سے 10 ایسے سکول ہیں جنہیں اب تک ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے NOC بھی نہیں دیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو as such یہ نہیں پتا کہ what is happening in those schools? ان سکولوں میں کیا curriculum ہو گا اور جو حکومت نے decide کیا ہے۔۔۔

**MR DEPUTY SPEAKER:** Do you have a list?

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! I have the list جی، and I have it on WhatsApp اور میں منسٹر صاحب کو share کر دوں گا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سید عثمان محمود! آپ وہ لسٹ منسٹر صاحب کو provide کر دیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس کو kindly دیکھ لیں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے لسٹ دے دیں تو I will look into the matter

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سید عثمان محمود! آپ لسٹ منسٹر صاحب کو دے دیں۔

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر سکولز ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ اگر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہہ دیں کہ ان 19 کے 19 سکولوں کو NOC فراہم کر دیئے جائیں۔

So, that the Government can monitor that what's happening in those schools

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سید عثمان محمود! آپ ان کو لسٹ فراہم کر دیں. we will take care of it.

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف چند سیکنڈ میں ایک بات کرنا چاہوں گا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، فرمائیں!

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! نئی تبدیلی سرکار کو آئے ہوئے 9 ماہ ہو چکے ہیں اور پنجاب اسمبلی کا نواں اجلاس چل رہا ہے جو کہ پری بجٹ اجلاس ہے اور میں توقع اور امید کرتا ہوں کہ جو بنیادی حقوق 12 کروڑ کی آبادی کے اس صوبہ پنجاب کے ہیں ان میں ہیلتھ، ایجوکیشن، sanitation اور صاف پینے کا پانی ہیں جو حکومت اور اپوزیشن میں differentiate نہیں کرنی چاہئیں these things should be across the board and I hope the Government sets new precedent جس میں یہ چند بنیادی حقوق سارے ممبران جو اس معزز ایوان میں موجود ہیں، ان سب کے حلقوں کو دیئے جائیں۔ شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شکریہ۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! 29 سکولوں میں جو toilet facilities نہیں ہیں اور بچیاں جا کے میٹرو بس میں toilet use کریں تو۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** نہیں، انہوں نے میٹرو بس کی بات اس طرح کی ہے he said کہ ان کو اپنے زمانے میں جب ان کا دور تھا تو انہیں وہاں پر toilets بنانے چاہئے تھے نا کہ میٹرو بس کی جگہ پر toilets بنتے، وہ زیادہ ضروری تھا۔ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ سید عثمان محمود یہ کہہ رہے تھے ناں۔ سید عثمان محمود! اس حوالے سے clarify کر دیں کہ آپ نے کیا بات کی۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، فرمائیں!

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! ہم جو سکول چلاتے تھے اور جنہیں اب یہ بتدریج بند کرتے جا رہے ہیں تو اس وقت حکومت کا سب سے زیادہ فنڈ سکولز ایجوکیشن کے اوپر لگتا تھا اور حکومت کے اندر جب ہم آئے تھے تو سکولوں میں 90 لاکھ بچہ تھا جن کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زائد ہو گئی تھی اور اب پھر تعداد کم ہو گئی ہے، enrollment کے اندر بھی failure نظر آ رہا ہے اور سکولوں کے اندر جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ کل ہی یہاں پر میں نے اس ہاؤس میں بتایا کہ HEC میں یونیورسٹیوں کا فنڈ بند کر دیا گیا ہے تو میٹرو بس کو اس سے جوڑنا مناسب نہیں ہے کیونکہ جنوبی پنجاب کے لئے سب سے زیادہ فنڈز ایجوکیشن کی مد میں ہم نے دیا تھا۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** رانا مشہود احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House۔ یہ طریق کار صحیح نہیں ہے۔ جی، سید عثمان محمود! آپ بات کریں۔

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! ہم پیپلز پارٹی والے ہیں ایک طرف مسلم لیگ (ن) والے اور ایک طرف پی ٹی آئی والے ہیں ہم کہاں جائیں؟

جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ پچھلے دس سالوں میں پنجاب کی PSDP میں disparity رہی ہے اسی وجہ سے انٹی تخت لاہور کے نعرے جنوبی پنجاب میں گونجتے رہے، اسی وجہ سے پاکستان تحریک انصاف سے آج بھی ہمیں اس بات پر اعتراض ہے کہ جنوبی پنجاب محاذ بنا اور آپ نے وعدہ کیا کہ 100 دن میں عملی جامعہ پہنا دیا جائے گا لیکن آپ بھی اپنے اُس وعدے پر پورا اترنے کے لئے ناکام رہے۔ ہم on the floor of the House اپنے حقوق مانگتے رہیں گے چاہے تخت لاہور رائیونڈ میں ہو یا بنی گالہ میں ہو ہم اپنے حقوق مانگتے رہیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جنوبی پنجاب صوبہ چاہیئے" کی نعرے بازی)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** بہت شکریہ۔ سید عثمان محمود! اگلا سوال میاں شفیع محمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سید عثمان محمود! .Order in the House

**میاں شفیع محمد:** جناب سپیکر! اس میں میری گزارش ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

**جناب سپیکر:** میاں شفیع محمد کا سوال ہے۔ جی، سوال نمبر بول دیں۔

**میاں شفیع محمد:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 992 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## رحیم یار خان: خان پور کیڈٹ کالج سے متعلقہ تفصیلات

**992*: میاں شفیع محمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانپور ضلع رحیم یار خان میں کیڈٹ کالج کی تعمیر تقریباً تین سال قبل شروع کی گئی تھی جو ابھی تک زیر تعمیر ہے؟

(ب) اس کیڈٹ کالج کی تعمیر پر اب تک کتنی لاگت آئی ہے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے اب تک کتنے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں کتنے فنڈز مزید درکار ہیں اور تعمیر کا کتنا کام باقی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کیڈٹ کالج کی تعمیر کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) کیڈٹ کالج خان پور، ضلع رحیم یار خان کی تعمیر مورخہ 16.01.2017 کو شروع ہوئی جو ابھی تک جاری ہے۔

(ب) کیڈٹ کالج خان پور کی تعمیر پر اب تک 382.555 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کالج کی تعمیر کے لئے 544.757 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ کالج کی تعمیر کے لئے مزید 228.940 ملین روپے درکار ہیں جبکہ 20 فیصد تعمیر کا کام ابھی باقی ہے۔

(ج) حکومت کیڈٹ کالج خان پور کی تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ layoutپلان کی تبدیلی کی وجہ سے منصوبہ کی لاگت میں اضافہ ہو چکا ہے جس کے تحت revised PC-I جس کی مالیت611.495ملین روپے ہے، متعلقہ فورم پر جمع کروا دیا گیا ہے اس سلسلہ میںPre-PDWPمیٹنگ مورخہ 02.04.2019کو ہو چکی ہے جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر منصوبہ مالی سال20-2019میں مکمل ہو جائے گا۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**میاں شفیع محمد:** جناب سپیکر! اس کیڈٹ کالج کی اہمیت یہ ہے کہ ساؤتھ پنجاب کا یہ واحد کیڈٹ کالج ہے اور جو منسٹر صاحب نے یہاں جواب دیا ہے میں اُس سے مطمئن تو ہوں لیکن ان کی اس بات سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں کہ یہ اس سال کلاسز شروع کر سکیں گے کیونکہ یہ سکول میرے گھر سے دو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی کی تجویز پر یہ کالج بنا تھا لیکن facts on ground یہ بتاتے ہیں کہ اس سال اس میں کلاسز شروع نہیں ہو سکتیں تو میری معزز منسٹر سے یہ عرض ہے کہ اس commitmentکو تھوڑا سا آگے کر دیں تاکہ اسمبلی کے floorپر genuine commitment آئے کہ کیڈٹ کالج میں کلاسز کب شروع ہوں گی۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! اس پر پہلے بھی بات ہوئی ہے کیونکہ پہلے بھی اس پر ایک سوال آ چکا ہے تو ہم نے commitmentکی ہے کہ دسمبر تک کلاسز available کر دیں گے، فنڈز releaseہو چکے ہیں اور فنڈز کے releaseہونے کے ساتھ کام چل رہا ہے 80فیصد کام ہو چکا ہے، 20فیصد کام رہ گیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہماری پوری کوشش ہے کہ دسمبر تک وہاں پر اُن کو کلاسز دے دی جائیں۔

**میاں شفیع محمد:** جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی جو خان پور کا ایک کیڈٹ کالج ہے اس حوالے سے پہلے بھی ایک معزز ممبر نے سوال کیا ہے اب میں آپ کی توجہ بھی چاہوں گا کہ جب یہ منصوبہ بنا تو اس کی ٹوٹل مالیت 544 ملین تھی۔ اس میں سے 382 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور باقی 228 ملین درکار ہیں یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اب اس کے آگے ایک جملہ ہے جس پر میں آپ کی بھی توجہ چاہوں گا کہ ایک نیا layout plan آ گیا ہے اور اُس کے نتیجے میں جو 228 ملین روپے درکار تھے اُس کی جگہ پر اب محکمہ نے کہا ہے کہ 611 ملین ہمیں چاہئے یعنی یہ منصوبہ جس کی اصل cost 544 ملین تھی اُس میں سے 382 ملین خرچ کرنے کے بعد یہ 611 ملین اضافی مانگ لیا گیا ہے اس طرح اس منصوبہ کی cost جو تقریباً 550 ملین تھی وہ بڑھ کر ایک ہزار ملین تک چلی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ نیا layout plan کیا ہے؟ کیوں اس منصوبہ کی cost تقریباً double ہو گئی ہے اور جب انہوں نے 611 ملین مانگ لیا ہے اور انہوں نے 382 ملین تقریباً ڈیڑھ سال میں خرچ کیا۔ یہ 611 ملین کے بارے میں کہہ رہے ہیں کیونکہ بجٹ تو جون میں آئے گا اور یہ اگست میں ان کو releases بھی ہو جائیں گے؟ اگست میں وہاں کوئی جادو ٹونے سے وہ 611 ملین کا خرچ بھی پورا ہو جائے گا اور اُس کے بعد وہاں کلاسز بھی شروع ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر! یہ اس ہاؤس کے ساتھ بہت ناانصافی ہے کہ اس طرح کی figures یہاں پر دی جا رہی ہیں۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اس کی لاگت بڑھی ہے اُس کے بارے میں منسٹر صاحب بتائیں کہ 228 ملین کی بجائے اب ڈیپارٹمنٹ 611 ملین کیوں مانگ رہا ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! ان کو details چاہئے جو سوال میں پہلے نہیں مانگی گئی تھیں۔ اب چاہئے تو معزز ممبر میرے پاس آئیں میں ان کو 611 ملین کی پوری details دے دیتا ہوں کیونکہ 611 ملین کی پوری details ہمارے پاس پڑی ہیں ساری جو چیزیں increase کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ آئیں میں ان کے ساتھ شیئر کر سکتا ہوں کیونکہ سوال میں یہ detailsانہوں نے نہیں مانگی تھیں اس لئے ہم نے نہیں دیں تو اب مانگ لی ہیں تو میرے پاس آجائیں میں ان کے ساتھ شیئر کر لیتا ہوں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! یہ جو سوال ہوتا ہے آپ کا اس ہاؤس میں سب سے زیادہ تجربہ ہے۔ یہ جوunder training ministersہیں ان کے لے یہ جو سوال ہے اور جو ضمنی سوال ہے۔ اُس کو کرتا میں ہوں لیکن وہ ہاؤس کی امانت ہوتا ہے یعنی انunder training ministersکو یہsenseنہیں کہrules of procedureکیا ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال، میرا سوال نہیں ہے میں جب سوال کرتا ہوں تو اس ہاؤس کے لئے کرتا ہوں۔ اب اگر انہوں نے تفصیل دینی ہے تو اس ہاؤس میں وہ تفصیل رکھیں کہ یہ 228 ملین کی جو لاگت ہے 611 ملین پر کیسے چلی گئی؟ یہ مجھے بھی چاہئے اور اس ہاؤس کو بھی تفصیل چاہئے۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس میں بڑی simple سی بات ہے سوال میں دے دیں اور میں تو ویسے ہی کہہ رہا ہوں میرے پاس آجائیں، اس وقفہ سوالات کے بعد آجائیں۔

(اس مرحلہ پر آفیسرز گیلری سے منسٹر سکولز ایجوکیشن کو "چٹ" بھجوائی گئی)

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ایسے ہی پرچیاں بھیج رہے ہیں مجھے پرچی نہیں چاہئے معزز ممبر میرے پاس آجائیں میں ان کو بتا دیتا ہوں، نہیں تو معزز ممبر سوال میں بتائیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! چٹ کو دیکھ لیں ہو سکتا ہے کہ کوئی کام کی پرچی ہو۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! بالکل پرچی کی ضرورت نہیں ہے میں صرف یہ کہہ رہا ہوں۔ اس میں دو باتیں ہیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو کہیں کہ پرچی پکڑ لیں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! میں نے پرچی نہیں پکڑنی۔ یہ ہے پرچی۔

(اس مرحلہ پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے "چٹ" نیچے پھینک دی)

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! ان کو کہیں کہ پرچی پڑھ لیں یہ نہ ہو کہ جاپان اور جرمنی کی سرحد ایک کر دی جائے۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! جو انہوں نے حالات پیدا کئے ہیں اُسی کی وجہ سے آج ہم یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ آج ہم جو یہاں پر اس وقت ہیں وہ ان کی وجہ سے ہی ہیں۔ اس میں دو چیزیں ہیں نمبر 1 تو سوال میں پوچھ لیتے ہم details دے دیتے۔

جناب سپیکر! اب معزز ممبر ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں ابھی وقفہ سوالات کے بعد میرے ساتھ چلیں میں ان کو details دے دیتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! آپ اس کی detail ایوان کی میز پر رکھ دیں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور: گورنمنٹ اقبال ہائی سکول کو این ایس بی فنڈ اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

***1094: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا کو بھی NSB فنڈ فراہم کیا جاتا ہے اگر ہاں تو گزشتہ تین سال میں کتنا فنڈز فراہم کیا گیا ہے، سال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) نان سیلری بجٹ کو کہاں خرچ کیا گیا ہے۔ کیا اس کا آڈٹ ہوا ہے اگر ہاں تو کب ہوا، نہیں ہوا تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) یکم جنوری2018 سے یکم دسمبر2018 تک کتنی دفعہ اس سکول کی بلڈنگ کو وائٹ واش کروایا گیا نیز وائٹ واش کے لئے کس کمپنی کو ٹھیکہ /ٹینڈر کب دیا گیا۔ اخبار میں اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت سکول کا کوئی سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور کی عمارت 30 کمروں اور ایک ہال پر مشتمل ہے۔

(ب) درست ہے۔ سکول ہذا کو نان سیلری بجٹ فراہم کیا جاتا ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران فراہم کردہ نان سیلری بجٹ کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

| سال | جاری کردہ این ایس بی فنڈ |
|---|---|
| 2016-17 | 2,00,000 |
| 2017-18 | 2,00,000 |
| 2018-19 | 2,77,219 |

(ج) نان سیلری بجٹ کو طلباء کی فلاح و بہبود، سکولوں کے یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی، وائٹ واش، معمولی مرمت اور دیگر معاملات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ مذکورہ سکول کو فراہم کردہ نان سیلری بجٹ کا 14-2010 تک کا آڈٹ 30-06-2014 کو ہوا تھا۔

(د) یکم جنوری2018 تا یکم دسمبر2018 کے عرصہ کے دوران مذکورہ سکول کی عمارت کو ایک مرتبہ وائٹ واش کروایا گیا تھا جو کہ یومیہ اجرت پر ہوا تھا۔ وائٹ واش کا کام سکول کونسل کے قوانین کے تحت کروایا گیا تھا لہٰذا اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت پیش نہ آئی۔

(ہ) حکومت مذکورہ سکول کا سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ کی جانب سے سکولوں کے آڈٹ کا شیڈول جاری ہونے پر مذکورہ سکول کا سپیشل آڈٹ کروایا جائے گا۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں جنوبی پنجاب سے ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں پوری cabinet سے کہ ہمیں جنوبی پنجاب صوبہ کب دیا جائے گا؟

**جناب سپیکر:** محترمہ! disallowed اس لئے کہ آپ کا یہ سوال نہیں ہے آپ اپنے سوال کے اوپر بات کریں یہ وقفہ سوالات چل رہا ہے۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! ہمارے درد بھی ہیں وہ بھی ہم نے ساتھ ساتھ ہی سنانے ہیں۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! یہ کسی اور وقت بات ہو گی۔ ابھی سوال کے حوالے سے بات کریں۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں NSB fund کی detail دی گئی ہے میں نے اس کو count کیا ہے یہ تقریباً 7 لاکھ 92 ہزار 572 روپے کی رقم بنتی ہے مگر آگے جو اس کا خرچ بیان کیا گیا ہے اس پر کوئی ٹینڈر نہیں کیا گیا۔ اتنی بڑی رقم سے بغیر ٹینڈر کے ایک دفعہ وائٹ واش کروایا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا ٹینڈر کیوں نہیں کروایا گیا؟

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! جب وائٹ واش کروایا گیا تو وہ NSB سے کروایا گیا اور اس کا ٹینڈر نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ چھوٹی رقم ہے۔

It was done from NSB fund of the school. That is the reason why there was no tendering.

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! یہ تقریباً 8 لاکھ روپے کی رقم ہے تو کیا یہ چھوٹی رقم ہے؟ یہ رقم قومی خزانے سے گئی ہے اور کہا گیا کہ اس سے صرف وائٹ واش کروایا گیا ہے۔ یہ اتنی بڑی رقم چھوٹی کیسے ہو گئی ہے؟

**جناب سپیکر:** چلیں، آپ اگلا سوال کر لیں۔

**محترمہ شازیہ عابد:** جناب سپیکر! یہ تو بتائیں کہ اتنی بڑی رقم صرف 30 کمروں کے وائٹ واش پر کیسے خرچ ہو گئی؟

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! یہ وائٹ واش NSB فنڈ سے کروایا گیا تھا۔ اگر ان کو کوئی problem آ رہی ہے اور پوچھنا چاہ رہی ہیں کہ اس کی details کیا ہیں تو یہ ہمارے پاس آ جائیں ہم ان کو اس کی details بتا دیں گے۔ یہ رقم NSB فنڈ سے استعمال کی گئی اور اس سے وائٹ واش کیا گیا ہے۔ جہاں تک آڈٹ کا تعلق ہے تو وہ ایک certain amount سے اوپر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس وقت آٹھ ہزار پیرے ہیں جن کا آڈٹ ہونا ہے اور یہ پچھلی گورنمنٹ سے چل رہے ہیں۔ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس لوگ ہی نہیں ہیں کہ وہ آڈٹ کرا سکیں۔ اگر یہ چاہ رہی ہیں کہ وائٹ واش کا آڈٹ بھی اسی میں ڈال دیں تو ہم ڈال دیتے ہیں۔

**ملک ندیم کامران:** جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہر سوال کے جواب میں ایک ہی بات کر رہے ہیں کہ میرے پاس آ جائیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے یقیناً ہم ان کی دعوت قبول کرتے ہیں، یہ کھانے پر بلائیں یا ویسے بلائیں ہم حاضر ہوں گے لیکن جو questions answers ہوتے ہیں یہ ہاؤس کی امانت ہوتے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ ویسے ہمیں بلائیں ہم ضرور ان کے پاس حاضر ہوں گے لیکن سوال جواب کا معاملہ اسی ہاؤس میں ہونا چاہئے۔ جیسے ابھی آپ نے ہدایت فرمائی ہے کہ آپ details ایوان کی میز پر رکھ دیں تو آپ انہیں ہدایت دیں کہ وہ ایوان کی میز پر رکھ دیں ہم لے لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 8 لاکھ روپے کی رقم ہے تو کتنی رقم ہو تو پھر ٹینڈر کی ضرورت ہوتی ہے؟

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس کا ایک طریق کار ہوتا ہے ضروری نہیں کہ ساری انفارمیشن آپ کے پاس موجود ہوں کئی دفعہ انفارمیشن نہیں بھی ہوتیں۔

اس میں پھر یہی کہا جاتا ہے کہ میرے پاس جونہی انفارمیشن آئے گی وہ میں ہاؤس کی میز پر رکھ دوں گا پھر وہ ممبر کو بھی مل جاتی ہے۔ جب وقفہ سوالات ہوتا ہے تو اس میں ہر قسم کا سوال expect کیا جا سکتا ہے اور کسی بھی issue پر ضمنی سوال آ سکتا ہے۔

میں یہ بات اپنے تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں کیونکہ میں 1985 میں لوکل گورنمنٹ کا وزیر تھا۔ آپ maximum مٹیریل اکٹھا کریں اور جو سوال آئے اُس مٹیریل کو سامنے رکھ کر جواب دیتے جائیں اگر دوبارہ کوئی سوال آئے تو پھر اس کو دیکھ کر جواب دے دیں۔ اس میں کوئی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ محکموں نے جواب دینے ہیں اور اس میں کافی چیزیں وہ ہیں جو پچھلی حکومتوں کی ہیں۔ اگر کوئی انفارمیشن نہیں آتی تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں انفارمیشن لے کر ٹیبل پر رکھ دوں گا۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس میں جو 8 لاکھ روپے کی بات کر رہے ہیں یہ over the period of 2016 to 2019 کی ہے۔ اس میں 2 لاکھ روپے 17-2016 کے تھے، 3 لاکھ روپے 18-2017 کے تھے اور 2 لاکھ 70 ہزار روپے 19-2018 کے تھے۔ یہ over the period of three years or four years کے ہیں وہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ پورے پیسے وائٹ واش پر نہیں لگے۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! جب انفارمیشن مانگی جاتی ہے تو اس میں گھبرانے والی بات نہیں ہوتی کہ انہوں نے اتنے سالوں کی انفارمیشن اکٹھی مانگ لی ہے۔ انفارمیشن مانگی بھی جاتی ہے اور دی بھی جاتی ہے اس میں کوئی فکر والی یا گھبرانے والی بات نہیں ہوتی۔ یہاں کوئی competition نہیں چل رہا ہے اگر انفارمیشن نہیں آتی تو جب آجائے گی آپ دوبارہ دے دینا۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ اب کچھ چیزیں lay کرنی ہیں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں آخر میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج جو سوالات پوچھے گئے تھے میں نے ان کے exact جواب دیئے ہیں اور اگر انہوں نے extra بھی پوچھا ہے تو وہ بھی میں نے بتایا ہے اس کے علاوہ بھی میں ان کو invite کرتا ہوں کہ۔۔۔

**جناب سپیکر:** آپ invite نہ کریں۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگر ان کے issues ہیں تو یہ آکر میرے ساتھ discuss کریں۔

**جناب سپیکر:** آپ کوinvite کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):** جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

## قصور میں بوائز و گرلز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*1125: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-176 قصور میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کس کس سکول کی بلڈنگ مخدوش حالت میں ہے اور کس کی بلڈنگ زیر تعمیر کب سے ہے؟

(د) کس سکول میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات نہ ہے؟

(ہ) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) ان کے لئے مالی سال 19-2018 کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ز) کیا حکومت اس حلقہ کے سکولوں کے تمام مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔176 قصور میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی کل تعداد212 ہے۔

(ب) پی پی۔176 قصور کے16 گرلز سکولوں اور 58 بوائز سکولوں میں عہدہ اور گریڈ وار خالی اسامیوں کی تعدادAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔176 قصور کے جن سکولوں کی عمارات مخدوش حالت میں ہیں اُن کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ان سکولوں میں سے کسی بھی سکول کی عمارت زیر تعمیر نہ ہے۔ تعمیر کے لئے سروے کمیٹی کی طرف سے جوائنٹ سروے ہو چکا ہے آئندہ مالی سال20۔2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں عمارات کی تعمیر کو شامل کیا جائے گا۔

(د) پی پی۔176 قصور کے جن سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات نہ ہیں اُن کی تفصیلAnnex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی۔176 قصور کے جملہ سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(و) ان سکولوں کے لئے مالی سال19۔2018 میں محکمہ کی جانب سے2,21,15,339 روپے مہیا کئے گئے۔

(ز) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کے مسائل کافی حد تک حل ہو چکے ہیں تاہم جن سکولوں کے مسائل ابھی باقی ہیں اُنھیں آئندہ مالی سال20۔2019 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے گا۔

## وہاڑی میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1132: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل وہاڑی میں درجہ بدرجہ کتنی تعداد میں سکول پرائیویٹ سطح پر رجسٹرڈ ہیں ان پرائیویٹ سکولز کی تفصیل علٰیحدہ علٰیحدہ بیان کی جائے؟

(ب) کیا ضلع میں پرائیویٹ سکول غیر رجسٹرڈ بھی ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد بیان فرمائیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) تحصیل وہاڑی میں درجہ بدرجہ رجسٹرڈ شدہ نجی سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| سکول کا درجہ | رجسٹرڈ |
|---|---|
| مڈل سکول | 195 |
| پرائمری سکول | 08 |
| ہائر سیکنڈری سکول | 14 |
| ہائی سکول | 83 |
| مجموعی ٹوٹل: | 300 |

(ب) ضلع وہاڑی میں کُل 336 غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز ہیں۔

## ضلع راجن پور میں بوائز و گرلز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

***1154: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے بوائز و گرلز سکول ہیں کتنے پرائمری اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد بہت کم ہے کیا حکومت مزید سکولز خصوصاً گرلز کے لئے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) ضلع راجن پور میں بوائز اور گرلز سکولوں کی تعداد 951 ہے اور گزشتہ تین سالوں کے دوران کسی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) درست ہے۔ حلقہ جام پور میں آبادی کے لحاظ سے بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد کم ہے۔ ضلع راجن پور کی تحصیلوں بشمول جام پور میں نئے سکولوں کے قیام کی فزیبلٹی رپورٹ سی ای او (ڈی ای اے) راجن پور کی جانب سے محکمہ سکول ایجوکیشن کو موصول ہو چکی ہے۔ مجوزہ شرائط اور پروگرام کے مطابق نئے سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

## صوبہ میں پرائمری سکولوں میں
## عربی بطور زبان شامل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1163: **محترمہ نسرین طارق:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت صوبہ میں یکساں نصاب تعلیم رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس نصاب کے رائج کے وقت پرائمری سکولوں میں عربی بطور language شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ہمارے بچے دینی تعلیم حاصل کریں اور عربی زبان بھی سمجھ سکیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ حکومت صوبہ میں یکساں نصاب تعلیم رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) اس ضمن میں گزارش ہے کہ پرائمری کے نصاب میں عربی کو فی الحال بطور languageشامل نہیں کیا جارہا تاہم حکومت عربی زبان کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہے اور اس وقت جماعت دوئم میں جنرل نالج کے مضمون میں اسلامیات شامل ہے جس میں قرآنی قاعدہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح جماعت سوئم سے پنجم تک اسلامیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے جس میں قرآنی آیات کے علاوہ ناظرہ قرآن پارہ 1 سے 30 تک شامل ہے۔

## سنگل ٹیچر ٹرانسفر پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

*1164: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی پالیسی کے تحت سنگل ٹیچر جس سکول میں ہو اس کا تبادلہ نہیں ہو سکتا؟

(ب) اس پالیسی کے تحت کتنے عرصہ تک سنگل ٹیچر کا تبادلہ نہیں ہو سکتا؟

(ج) ضلع جھنگ کے علاقہ شاہ جیوانہ کے کتنے گرلز سکولوں میں ایس ایس ٹی سنگل ٹیچر تعینات ہیں وہ کتنے عرصہ سے ان سکولوں میں تعینات ہیں ؟

(د) کس کس ٹیچرز نے تبادلہ کے لئے درخواست حال ہی میں محکمہ کو دی مگر ان کا تبادلہ سنگل ٹیچر ہونے کی وجہ سے نہ ہو سکا؟

(ہ) کیا حکومت جن ٹیچرز کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ان سکولوں میں ہو چکا ہے ان کو سنگل ٹیچرز کی پالیسی میں نرمی کر کے تبادلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔

(ب) سنگل ٹیچر کے تبادلہ کے لئے عرصہ کی شرط نہ ہے۔ بلکہ متبادل ٹیچر کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) شاہ جیوانہ کے تین گرلز سکولوں میں سنگل ٹیچرز تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. رابعہ اظہر ایس ایس ٹی (انگلش) (ہیڈ ٹیچر) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رتہ کلاں 02.10.2012 سے تعینات ہے۔
2. ثمر اقبال ایس ایس ٹی (میتھ) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہ جیوانہ 30.12.2009 سے تعینات ہے۔
3. آمنہ رشید ایس ایس ٹی (میتھ)(ہیڈ ٹیچر) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھون 17.04.2014 سے تعینات ہے۔

(د) مذکورہ بالا اساتذہ نے تبادلہ کے لئے درخواست دی تھی لیکن سنگل ٹیچر ہونے کی وجہ سے تبادلہ نہ ہوا ہے۔

(ہ) اگر سنگل ٹیچر کو ٹرانسفر کرتے ہیں تو سکول بند ہو جاتا ہے۔ بہر حال سنگل ٹیچر کے لئے باہمی تبادلہ کرانے کی اجازت پہلے ہی سے موجود ہے مزید برآں نئی بھرتی کے بعد جب سنگل ٹیچر نہیں رہے گی تو ٹرانسفر کرانے کا حق مل جاتا ہے۔

## سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں گرلز
## اور بوائز سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1172: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ(ضلع سرگودھا)کے ہائی سکولوں گرلز وبوائز کی عمارات ضرورت کے مطابق ناکافی ہیں ان سکولز کی عمارتوں میں کمرہ جات کی تفصیلات علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(ب) کیاان سکولز میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے تفصیل اساتذہ سکولز وار فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل بھیرہ میں اس وقت 19 گرلز بوائز ہائی سکولز کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے 9سکولوں کی عمارات طلباء کی تعداد کے مطابق ہے جبکہ 10 سکولوں میں مزید کمرہ جات کی ضرورت ہے۔ان تمام سکولوں کے کمرہ جات کی تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل بھیرہ کے سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے۔ان سکولوں میں اساتذہ کی 452منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے367پر اساتذہ تعینات ہیں جبکہ 85اسامیاں خالی ہیں۔اساتذہ کی سکول وار تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل بھیرہ میں تمام گرلز وبوائز ہائی سکولوں میں پہلے سے ہی بجلی، پانی، چاردیواری اور ٹائلٹ کی سہولیات موجود ہیں۔ تاہم اضافی کمرہ جات کی تعمیر کے لئے آئندہ مالی سال 20۔2019میں رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔توقع ہے کہ مالی سال20۔2019کے دوران تحصیل بھیرہ کے سکولوں میں کمروں کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

## تحصیل شاہ پور میں غیر رجسٹرڈ سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*1195: **چودھری افتخار حسین:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شاہ پور پی پی۔81 میں کتنے پرائیویٹ سکولز غیر رجسٹرڈ کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں نے اپنی اپنی فیس مقرر کر رکھی ہیں جو کہ عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل شاہ پور کے ان غیر رجسٹرڈ اور بچوں سے بھاری فیسیں وصول کرنے والے سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل شاہ پور پی پی۔81 میں کل 47 پرائیویٹ سکولز غیر رجسٹرڈ ہیں۔ یہ پرائیویٹ سکولز جہاں جہاں واقع ہیں اُن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سی ای او (ڈی ای اے) سرگودھا کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق تحصیل شاہ پور کے غیر رجسٹرڈ سکولوں کو مراسلہ جاری کر دیا گیا ہے جس کے تحت اُنھیں پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے سکول کی رجسٹریشن کا کیس متعلقہ دفاتر میں جمع کروائیں۔ کچھ پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کی فائلیں جمع ہو چکی ہیں۔ مطلوبہ شرائط پر پورا اُترنے والے سکولوں کو رجسٹرڈ کر دیا جائے گا۔

(ج) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ پرائیویٹ سکولز اپنی فیسوں کا تعین خود کرتے ہیں۔ تاہم تحصیل شاہ پور میں کوئی بھی پرائیویٹ سکول ایسا نہ ہے جو۔/5000 روپے یا اس سے زائد فیس وصول کر رہا ہو۔

(د) تحصیل شاہ پور میں کوئی بھی پرائیویٹ سکول ایسا نہ ہے جو۔/5000 روپے یا اس سے زائد فیس وصول کر رہا ہو۔ مقررہ حد سے زائد فیس وصول کرنے والے سکول کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

## سرگودھا: پی پی-81 میں گرلز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*1196: **چودھری افتخار حسین:** کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-81 سرگودھا میں گرلز ہائی سکول کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان سکولوں میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے کس کس سکول میں درجہ چہارم کی اسامیاں سکول میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد سے کم ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے اور ان میں مزید درجہ چہارم کی اسامیاں منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر سکولزایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-81 سرگودھا میں 13 گرلز ہائی سکولز ہیں۔ ان سکولوں کے نام اور اُن میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-81 کے گرلز ہائی سکولوں میں جملہ بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ حلقہ کے سکولوں کو مختلف ادوار میں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ ان سکولوں کی تفصیل مع تاریخ اپ گریڈیشن Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 74 ہے۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جہاں آباد، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بکھر بار، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سدا کمبوہ، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گوندل اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مانگووال میں لیبارٹری اٹینڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی-81 کے گرلز ہائی سکولوں میں پہلے سے ہی تمام سہولیات موجود ہیں۔ سی ای او(ڈی ای اے)سرگودھا کی جانب سے محکمہ سکول ایجوکیشن کو مورخہ 03.04.2019 کو مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں مذکورہ بالا سکولوں میں لیب اٹینڈنٹ کی پانچ اسامیاں منظور کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ضروری محکمانہ کارروائی کے بعد عنقریب منظوری کے لئے کیس محکمہ خزانہ کو بھیج دیا جائے گا۔

## خوشاب:پی پی-84 میں سکولز کی چاردیواری سے متعلقہ تفصیلات

***1233:جناب محمد وارث شاد:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب پی پی-84 میں سال 18-2017 میں کل کتنے سکولوں کی چاردیواری کا کام ہوا ہے کتنے سکولوں میں کمرہ جات تعمیر کئے گئے ہیں؟

(ب) کیاان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز پر کام جاری ہے تو یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) ضلع خوشاب پی پی-84 میں سال18-2017 کو13 سکولوں کی چار دیواری منظور ہوئی جس پر کام جاری ہے۔سال18-2017 میں کمرہ جات کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے لہٰذا سال18-2017 میں پی پی-84 کے سکولوں میں کوئی نئے کمرے تعمیر نہ کئے گئے ہیں۔

(ب) پی پی-84 کے مندرجہ بالا 13 سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی پر کام جاری ہے جو30.06.2019 تک مکمل ہو جائے گا۔

## خوشاب:پی پی-84 میں ایلیمنٹری سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1234:جناب محمد وارث شاد:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب پی پی-84 میں کتنے ایلیمنٹری سکول ہیں ان سکولوں میں بچوں کی تعداد کتنی ہے اور کب سے ایلیمنٹری چل رہے ہیں؟

(ب) کون سے ایلیمنٹری سکول اپ گریڈیشن کر دیئے گئے ہیں ان کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) پی پی-84 ضلع خوشاب میں ایلیمنٹری سکولوں کی تعداد 42 ہے۔ ان سکولوں میں بچوں کی تعداد اور جب سے یہ سکول چل رہے ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2017-18 میں چار سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی منظوری کی گئی ہے جن میں تین سکولوں کی بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے اور ایک سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔

اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ٹبہ قائم دین
2. گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول 52/DB
3. گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول چاہ جھبانہ رنگپور
4. گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول جاڑا

## ساہیوال میں سکولوں کی اپ گریڈیشن اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*1316: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" پروگرام کے تحت سال 2014 تا 2017-18 ضلع ساہیوال کے موجودہ حلقہ پی پی-198 سابقہ حلقہ پی پی-222 کے سکولز کو اپ گریڈ ہوئے ان پر کتنے اخراجات آئے اور کیا ان میں اپ گریڈیشن کے مطابق کلاسز منعقد ہو رہی ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ GGHSs مثالی گاؤں 92/6-R اور GGHS چک نمبر 100/9-L میلا داں والا میں اپ گریڈیشن ہوئی اور عمارتیں بھی تعمیر ہوئی مگر SNE اور کلاسز کا اجراء نہ ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بلڈنگ کو تمام فنڈز بابت سکولز اپ گریڈیشن جاری ہو چکے ہیں اور عمارتیں مکمل ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک موجودہ پی پی۔198 سابقہ پی پی۔222 کے تمام سکولز کی SNE منظور کرنے اور کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) سال2014 میں حلقہ پی پی۔198 سابقہ پی پی۔222 میں کل سات سکولز اپ گریڈ ہوئے جن پر 41.859 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تمام سکولوں کی SNE منظور ہو چکی ہے اور کلاسز شروع ہو چکی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ گرلز مڈل سکول محمد پور ہائی لیول
2. گورنمنٹ گرلز مڈل سکول 96/R-6 ہائی لیول
3. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 87/L-9 مڈل لیول
4. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 10/L-9 مڈل لیول
5. گورنمنٹ گرلز کیمونٹی ماڈل سکول 58/GD مڈل لیول
6. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 132/L-9 مڈل لیول
7. گورنمنٹ گرلز مڈل سکول 88/R-6 ہائی لیول

سال18۔2017 میں اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کے لئے 121.331 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں ان سکولوں میں تعمیر کا کام آخری مراحل میں ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ان دونوں سکولوں کی SNE منظور ہو چکی ہے اور کلاسز بھی شروع ہو چکی ہیں۔

(ج) درست ہے۔ محکمہ بلڈنگ کو فنڈز جاری ہو چکے ہیں اور سکول عمارات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

(د) سال18۔2017 کے دوران اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی عمارات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جونہی محکمہ بلڈنگ کی جانب سے یہ عمارات محکمہ سکول کے حوالے کی جائیں گی تو فوری طور پر SNE منظور کروا کر کلاسز شروع کر دی جائیں گی۔

## فیصل آباد: پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*1325: **محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں ان میں کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں۔ ان میں سے کتنے سکولوں کی بلڈنگ خستہ حال ہے اور کتنے سکولوں کی چاردیواری نہ ہے؟

(ب) کتنے سکولوں میں لیٹرین اور پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود نہ ہے مسنگ فسیلٹیز کی مد میں جون2018 سے لے کر اب تک کتنے فنڈز جاری کئے گئے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے تمام سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز پوری کرنے اور مزید فنڈ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی جووہات کیا ہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں1205 پرائمری سکولز،481 مڈل سکولز اور 522 ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔ ان میں 26,163 اسامیاں پُر ہیں۔3006 اسامیاں خالی ہیں، 96 سکولوں کی بلڈنگ خستہ حال ہے اور 27 سکولوں کی چاردیواری نہ ہے۔

(ب) تمام سکولوں میں لیٹرین اور صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔ جون 2018 سے اب تک مسنگ فسیلٹیز کی مد میں ضلع فیصل آباد کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت 127.371 ملین روپے اور نان سیلری بجٹ کی مد میں 856.935 ملین روپے جاری کئے گئے۔

(ج) حکومت ضلع فیصل آباد کے سکولوں کی بہتری اور اُن میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں آئندہ ترقیاتی منصوبہ 20-2019 میں مزید فنڈز رکھے جائیں گے۔

## رحیم یار خان: گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول ججہ عباسیاں تحصیل خانپور میں کلاس روم اور اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1378: **میاں شفیع محمد:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول ججہ عباسیاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کب بنا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سکول ابتداء میں پرائمری سکول تھا یہ کب مڈل اور کب ہائی سکول بنا۔ اس سکول کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور کتنے طلباء یہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) اس سکول کا ٹوٹل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبے پر عمارت تعمیر ہے نیز اس سکول میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء کی تعداد زیادہ ہونے اور کلاس روم کم ہونے کی وجہ سے یہاں پر موجود اساتذہ طلباء کو گراؤنڈ میں پڑھانے پر مجبور ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سکول میں طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مزید کلاس روم اور اساتذہ کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول ججہ عباسیاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان 1974 میں ہائی سکول بنا۔

(ب) درست ہے۔ یہ سکول ابتدا میں پرائمری سکول تھا جو 1928 میں بنا۔ یہ سکول 1947 میں مڈل سکول کے طور پر اپ گریڈ ہوا اور 1974 میں ہائی سکول بنا۔ اس سکول کی عمارت 11 کمروں پر مشتمل ہے اور اس سکول میں 1037 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ج) اس سکول کا کل رقبہ 67 کنال ہے۔ تین کنال پر عمارت تعمیر ہے جبکہ مذکورہ سکول میں اساتذہ کی کل تعداد 38 ہے۔

(د) درست ہے۔ طلباء کی تعداد کے مطابق مذکورہ سکول میں کلاس رومز کی تعداد کم ہے لیکن طلباء کے لئے اچھی تعداد میں فرنیچر موجود ہے۔ کچھ کلاسز گراونڈ میں موجود سایہ دار درختوں کے نیچے لگائی گئی ہیں لیکن تمام طلباء فرنیچر پر بیٹھتے ہیں۔

(ہ) طلباء کی تعداد کے مطابق اس وقت اساتذہ کی تعداد کافی ہے جسے فی الحال بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔ اضافی کمرہ جات کے لئے مالی سال19-2018 میں کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے تھے تاہم شعبہ تعلیم ضلع رحیم یار خان نے اپنی مدد آپ کے تحت مذکورہ سکول میں آٹھ کلاس رومز اور ٹوائلٹ بلاک کی تعمیر کے سلسلہ میں آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ(OGDCL) سے "کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی"(CSR) پروگرام کے تحت درخواست کی جو منظور کر دی گئی۔ اس سلسلہ میں متعلقہ کمیٹی کی میٹنگ ہو چکی ہے جس کے minutes آئندہ چند روز میں جاری ہو جائیں گے جس کے بعد تعمیر کا کام جولائی2019 میں شروع کر دیا جائے گا۔

مزید برآں آئندہ ترقیاتی منصوبہ20-2019 میں اضافی کمرہ جات کے لئے فنڈز رکھنے کی تجویز ہے جس کے بعد مذکورہ سکول میں کلاس رومز کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

## ضلع سیالکوٹ PMIU کی رینکنگ پوزیشن سے متعلقہ تفصیلات

***1379: محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ Programme monitoring and implementation unit (PMIU) کی ranking میں ستمبر2018 سے دسمبر2018 تک کس نمبر پر رہا؟

(ب) ضلع سیالکوٹ کی ranking میں بہتری لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ج) PMIU کی ranking کا معیار کیا ہوتا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) ضلع سیالکوٹ جولائی، اگست اور ستمبر2018 کی PMIU کی رینکنگ میں چوبیسویں نمبر پر تھا جبکہ اکتوبر تا دسمبر2018 میں گیارہویں نمبر پر رہا۔

(ب) ضلع سیالکوٹ کی رینکنگ میں بہتری کے لئے نان سیلری بجٹ کو بہتر طریقے سے استعمال کرتے ہوئے ضلع بھر کے سکولوں میں باہم مشاورت اور محکمہ سکول ایجوکیشن کی ہدایات کی روشنی میں مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھائے گئے:

(i) سکولوں میں بچوں کی تعداد کے مطابق نئے واش رومز تعمیر کروائے گئے۔

(ii) سکولوں میں بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔

(iii) صاف پانی کے لئے کچھ سکولوں میں گہرے بور کروائے گئے اور کچھ سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ بھی لگوائے گئے۔

(iv) سکولوں کی صفائی ستھرائی کے لئے نان سیلری بجٹ سے خاکروب تعینات کئے گئے۔

(v) سکولوں کے ماحول کے معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے شجرکاری مہم کے دوران Clean & Green Pakistan منصوبہ کے تحت بھرپور شجرکاری کروائی گئی سکولوں کی عمارات کی بہتری اور خوبصورتی کے لئے نان سیلری بجٹ سے سفیدی وروغن کا کام بھی کروایا گیا۔

(vi) تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے طلباء وطالبات کے لئے ہر سکول میں2ٹیبلیٹ خریدے گئے ہیں تاکہ طلباء وطالبات کو جدید تعلیمی معیار سے متعارف کروایا جاسکے اور رزلٹ کو بھی بہتر کیا جاسکے۔

(ج) ضلعوں کی رینکنگ کے لئےPMIU کے معیار کی تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## پی پی-221ملتان میں2016سے
## اب تک بوائز/گرلز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*1399: **رانا اعجاز احمد نون:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-221 ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد میں کتنے گرلز/بوائز سکولز2016 سے اب تک تعمیر کئے گئے؟

(ب) مذکورہ بالا سکولز میں فرنیچر اور سٹاف سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا حلقہ میں جو سکول اپ گریڈ کئے گئے ہیں کیا ان میں کلاسز کا اجراء ہوگیا ہے اگر نہیں ہوا تو کب تک، ان میں کلاسز کا اجراء کردیا جائے گا؟

(د) درج بالا سکولز کے لئے جو فنڈ ریلیز کے گئے ان میں سے موقع پر کتنے خرچ کئے گئے جو فنڈز lapse ہو گئے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) حلقہ پی پی۔221 ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد میں 2016 سے اب تک کوئی بھی نیا گرلز یا بوائز سکول تعمیر نہیں کیا گیا۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔221 میں درج ذیل سکولز اَپ گریڈ کئے گئے ہیں:-

1. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منظور آباد نمبر 1 سے مڈل لیول۔
2. گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بنگالہ سے ہائی لیول۔
3. گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول شاہ موسیٰ سے مڈل لیول۔

درج بالا سکولوں میں سے سیریل نمبر 1 کا مڈل کا سٹاف اور سیریل نمبر 2 کا ہائی کا سٹاف منظور ہو چکا ہے اور باقاعدہ کلاسز کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ البتہ سیریل نمبر 3 کے سکول کی عمارت زیرِ تعمیر ہے۔ سکول کی عمارت آئندہ مالی سال 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی اور اسی سال مذکورہ سکول میں کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔

(د) درج بالا سکولوں میں جو فنڈز خرچ کئے گئے ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | نام سکول/سکیم | منظور شدہ بجٹ | تفصیل |
|---|---|---|---|
| 1۔ | اَپ گریڈیشن گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول منظور آباد (مڈل لیول) | 5.039 ملین | مڈل سکول چل رہا ہے۔ |
| 2۔ | اَپ گریڈیشن گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بنگالہ (ہائی لیول) | 6.345 ملین | ہائی سکول چل رہا ہے |
| 3۔ | اَپ گریڈیشن گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول شاہ موسیٰ، کوٹ امام دین (مڈل لیول) | 8.500 ملین | سکول کی عمارت آئندہ مالی سال 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی اور اسی سال مذکورہ سکول میں کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔ |

مذکورہ بالا سکولوں میں سے کسی بھی سکول کے فنڈز lapse نہ ہوئے ہیں۔

## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

### لاہور شہر کے سکولوں میں اساتذہ
### کی خالی اسامیوں اور صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

**135: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کے کتنے سکولوں میں اساتذہ کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں حکومت ان اسامیوں کو کب تک fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ بالا شہر میں کتنے ایسے سکول ہیں جن کی عمارات زیر تعمیر اور نامکمل ہیں حکومت ان عمارات کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) لاہور شہر کے کتنے سکولوں میں صاف پانی کی فراہمی کی سہولت نہ ہے اور کب تک یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور کے 1126 سکولوں میں اساتذہ کی پرنسپلز، ہیڈماسٹرز، سبجیکٹ سپیشلسٹ، SST،SESE،EST،DM،PST اور ESE کیٹگریز کی 2308 اسامیاں گزشتہ سال سے خالی ہیں۔ حکومت ان کو آئندہ انٹر ڈسٹرکٹ ٹرانسفر اور بذریعہ ریکروٹمنٹ پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں 89 سکولز ایسے ہیں جن کی عمارات زیر تعمیر اور نامکمل ہیں۔ اس ضمن میں محکمہ سکول ایجوکیشن نے بحوالہ چٹھی نمبر SO(ADP-I)Release-420/2018/19 مورخہ ADP-Schemes-01-01-2019 2018-1903 کے تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کو فنڈز جاری کر دیئے ہیں جس کے تحت مختلف سکیموں پر کام جاری ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے تمام سکولوں میں صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

## جھنگ حلقہ پی پی-126 کے سکولوں میں
## واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

**192: جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 کے کافی سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں جس کی وجہ سے ان سکولوں کے طالب علم مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں اور بہت سی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کو 2016 میں ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا تھا لیکن ابھی تک اس میں کلاسز کا اجرا نہیں ہو سکا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ لگائے اور ہائر سیکنڈری سکول میں کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-126 جھنگ میں سرکاری سکولوں کی کُل تعداد 77 ہے۔ جن میں سے اکیس سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔ باقی ماندہ سکولوں میں طلباء کو فلٹر شدہ پانی مہیا کیا جا رہا ہے جہاں تک مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس حوالے سے کوئی رقم مختص نہ ہے۔ مخیر حضرات کے تعاون اور اپنی مدد آپ کے تحت ضلع جھنگ کے سکولوں میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے ضلعی تعلیمی افسران کوششیں کر رہے ہیں۔

(ب) درست ہے۔ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کو 2016 میں ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا تھا۔ SNE کی منظوری کے لئے کیس محکمہ خزانہ کو ارسال کر دیا گیا ہے جونہی منظوری موصول ہو گی، باقاعدہ کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔

(ج) جواب جُز (الف) اور (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

## پری پرائمری سکولنگ کے تحت نیا ٹیرف متعارف کروانے سے متعلقہ تفصیلات

**278: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پری پرائمری سکولنگ کے تحت کن کن اضلاع میں پہلے مرحلے میں تعلیم کا ایک نیا ٹیرف متعارف کروایا جارہا ہے؟

(ب) ضلع لاہور کے اندر کتنی رقم سے مجوزہ سکیم شروع کی جارہی ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) پرِی پرائمری سکولنگ کے تحت ضلع لاہور میں تعلیم کا کوئی نیا ٹیرف متعارف نہیں کروایا جارہاہے۔

(ب) ضلع لاہور میں ابھی تک کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے اور نہ ہی مجوزہ سکیم شروع کی جارہی ہے۔

## فیصل آباد: پی پی-112 میں

## سکولوں کی تعداد اور ان میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

**297: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-112 فیصل آباد میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (بوائز و گرلز) کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) کس کس سکول کی ذاتی بلڈنگ نہ ہے بلکہ کرایہ کی بلڈنگ میں ہے؟

(ج) اس سکولوں میں کیا کیا مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(د) ان سکولوں میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت درج بالا سکولوں کی مسنگ فسیلٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):**

(الف) پی پی-112 فیصل آباد میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری) بوائز و گرلز (کے نام اور جگہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ کے تمام سکولز اپنی عمارات میں چل رہے ہیں اور کوئی سکول کرایہ کی عمارت میں نہ ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے دو سکولوں میں Annex-A کی سیریل نمبر (15,12 چار دیواری کی تعمیر کا کام جاری ہے جبکہ باقی تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد ،عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جواب جُز(ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

## بہاولپور: پی پی-251 میں سکولوں کی تعداد اور دیگر سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

**401: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-251 (بہاولپور) میں کتنے گرلز و بوائز، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں؟

(ب) کیا ان تمام میں ٹیچرز کی اسامیاں پُر ہیں؟

(ج) ان میں ٹیچرز کی خالی اسامیاں کتنی اور کس کس سکول میں ہیں؟

(د) کس کس سکول میں ہیڈ مسٹریس اور ہیڈ ماسٹرز تعینات ہیں نیز کس کس سکول میں عارضی ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان سکولوں کی تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں بوائز / گرلز ہائی / ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 11 ہے۔ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔251 کے سرکاری سکولوں میں اس وقت اساتذہ کی 30 اسامیاں خالی ہیں۔ لسٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔251 کے 9 سکولوں میں اساتذہ کی کل 30 مختلف اسامیاں خالی ہیں۔ خالی اسامیوں کی سکول وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔251 کے 10 سکولوں میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں صرف گورنمنٹ ہائی سکول چک لوہاران میں عارضی انچارج ہیڈ ماسٹر کام کر رہا ہے۔ ہیڈماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی۔251 بہاولپور کے زیادہ سکولوں میں بنیادی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں تاہم کچھ سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے ان سکولوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کر دیا گیا ہے۔

## سرکاری سکولوں کے معائنہ کے بارے میں
## عوامی نمائندہ کے اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

**410: جناب منان خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے سرکاری سکولوں کا وزٹ کون کون کر سکتا ہے؟

(ب) کیا کوئی منتخب عوامی نمائندہ بھی اپنے حلقہ کے سکولوں کا وزٹ کر سکتا ہے اگر ہاں تو جو نقائص سکولوں میں ہوتے ہیں ان کی نشاندہی کس کو کی جا سکتی ہے؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ کے سرکاری سکولوں کا وزٹ محکمہ تعلیم کے افسران کے علاوہ ضلعی انتظامیہ کے افسران بھی کر سکتے ہیں۔

(ب) منتخب عوامی نمائندہ بھی اپنے حلقہ کے سکولوں کا وزٹ کر سکتا ہے جو نقائص سکولوں میں ہوتے ہیں ان کی نشاندہی چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کو کی جا سکتی ہے۔

## نارووال: پی پی۔48 میں اساتذہ کے تبادلہ جات سے متعلقہ تفصیلات

**411: جناب منان خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک پی پی۔48 ضلع نارووال کے کتنے ٹیچرز، ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کے تبادلہ جات کن بنیادوں پر کیئے گئے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے تبادلہ جات ان کی اپنی request پر اور کتنے تبادلہ جات ملازمین کی مرضی کے بر خلاف ہوئے؟

(ج) کیا تمام تبادلہ جات حکومتی پالیسی کے مطابق ہوئے ہیں؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) یکم اگست 2018 تا 28۔جنوری 2019 کے دوران پی پی۔48 ضلع نارووال میں کُل 54 اساتذہ / ہیڈماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کے تبادلہ جات محکمانہ قواعد و ضوابط کی بنیادوں پر ہوئے۔

(ب) 53 اساتذہ، ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کے تبادلہ جات اُن کی درخواست پر محکمانہ قواعد وضوابط کے مطابق ہوئے۔ تاہم ایک ایس ایس ٹی ہیڈ ٹیچر کا تبادلہ انتظامی بنیاد پر ڈپٹی کمشنر نارووال کی باقاعدہ منظوری سے ہوا۔

(ج) تمام تبادلہ جات حکومتی پالیسی کے مطابق ہوئے ہیں۔

## وہاڑی: شرقی کالونی میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

**422: جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شرقی کالونی وہاڑی میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے؟

(ب) کیا اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں رقم مختص ہے تو کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ سکول کی بلڈنگ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

**وزیر سکولز ایجوکیشن** (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ شرقی کالونی وہاڑی میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔

(ب) موجودہ مالی سال19-2018 میں مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے 42.995 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 7.099 ملین روپے جاری ہو چکے ہیں۔

(ج) مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر ایک بڑی سکیم ہے جس کا تخمینہ لاگت 100.902 ملین روپے منظور شدہ ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ دو سالوں کے اندر عمارت کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

**جناب سپیکر:** وزیر قانون کچھ چیزیں lay کرنا چاہتے ہیں۔ تمام ممبران تشریف رکھیں میں بعد میں سب کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دوں گا۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں یہ move کروں میں اس کا background بتا دیتا ہوں اور میں صرف اس لیٹر کو refer کرنا چاہ رہا تھا جس لیٹر کے تحت ہم یہ ترمیم کرنے جا رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** چلیں، بتا دیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی طرف سے Provincial Assembly of the Punjab کو ایک لیٹر موصول ہوا ہے جو آپ کو address ہے۔ انہوں نے اس میں یہ لکھا ہے کہ:

> Independent office of Director General of Audit has been established in 2003 for conducting audit of the district governments of the Punjab. Since the inception of this office no permanent forum has been established

so far to discuss the audit reports of Director General Audit, district governments of the Punjab. Total number of pending audit reports for discussion at PAC of the Provincial Assembly is 964.

جناب سپیکر! 2003 میں آڈیٹر جنرل کے آفس میں ایک علیحدہ آفس بنا دیا گیا تھا جس نے لوکل گورنمنٹ کا آڈٹ carry out کرنا تھا۔ انہوں نے اس وقت ایک لیٹر صوبائی اسمبلی پنجاب کو لکھا تھا کہ آپ بھی اس کے لئے ایک forum create کریں جہاں پر ان audits reports کو دیکھا جائے لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ Provincial Assembly of the Punjab کے رولز میں ایک طویل عرصہ سے کوئی ترمیم نہیں ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے بھی ترمیم کی اور ہمیں مزید بھی حکم دیا کہ ہم سٹینڈنگ کمیٹیوں کو strengthen کرنے کے لئے ترامیم لے کر آئیں۔ ہمارے ہاں دو PACs موجود ہیں آپ کا حکم ہے اور میں یہ تحریک پیش کرنے جا رہا ہوں کہ ایک PAC اور بنا دی جائے جو exclusively لوکل گورنمنٹ کے audits کو deal کرے۔

جناب سپیکر! آج ہم صرف رولز میں ترمیم کریں گے اور PAC بعد میں بنائی جائے گی۔ ہم آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں گے اور اس کی constitution کے متعلق سارا طے کر لیں گے لیکن میں آج صرف رولز کی ترمیم کے حوالے سے move کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، move کریں۔

## قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I move:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of Rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under

Rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of Rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under Rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

(The motion was carried.)

## تحریک

**MR SPEAKER:** Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

## قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت کی تحریک

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, the proposed amendments are as under:

1. In rule 176, for sub-rule (1), the following shall be substituted:

"(1) There shall be constituted, after a general election, two Public Accounts Committees and one Public Accounts Committee for the local governments, established under the relevant local government law for the time

being in force, for the duration of the Assembly ."

2. In rule 177:

(a) in sub-rule 1, after the word "Government", the expression "or, as the case may be, the local governments" shall be inserted; and

(b) in sub-rule (3), after the word "Government" occurring for the first time, the expression "or, as the case may be, the local governments" shall be inserted.

3. In rule 179, for the sub-rule (3), the following shall be substituted:

"(3) Unless otherwise permitted by the Speaker, each of the Public Accounts Committees constituted under sub-rule(1) of the rule 176 shall meet during the first , second and third ten days of a month to dispose of the pending business:

Provided that a Committee shall not meet for more than three days in a week without approval of the Speaker."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER:** Leave is granted. Minister for Law may move the motion for consideration of the proposed amendments.

## قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم

(جو زیر غور لائی گئیں)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

MR SPEKER: the motion moved and the question is:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 one by one.

RULE 176

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 176 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the proposed amendment in Rule 176, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 177

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 177 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the proposed amendment in Rule 177, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 179

**MR SPEAKER:** Now, the proposed amendment in Rule 179 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the proposed amendment in Rule 179, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER:** Third reading starts. Minister for Law may move the motion for the passage of the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

**MR SPEAKER:** Now, the motion moved and the question is:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion was carried.)

(The Proposed Amendments are passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں سے کھڑے ہو گئے اور نعرے بازی شروع کر دی)

**جناب سپیکر:** اچھا میری بات سن لیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! آپ کو اس پر ہماری بات سننی چاہئے تھی۔۔۔

**جناب سپیکر:** بات یہ نہیں ہے۔ آپ کو پتا نہیں ہے کہ بات کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی "No, No" کی مسلسل نعرے بازی)

**جناب سپیکر:** میری بات سنیں، بات یہ ہے کہ یہ 900 objections ہیں۔ 2003 کی یہ ترامیم آپ نے کرنی تھیں وہ آپ نے نہیں کی اور ابھی جو PAC-III بنے گی اس میں آپ سے مشورہ ہو گا۔

میں آپ کو بتاؤں کہ یہ جو لوکل سطح پر آڈٹ ہے، وہاں آڈٹ والوں کا پورا اسٹاف ہوتا ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک آپ اسمبلی میں بیٹھ کر یہ چیک نہ کریں گے کہ لوکل سطح پر جو پیسا یہاں سے جا رہا ہے آیا وہ استعمال صحیح ہو رہا ہے یا نہیں۔ آپ سمجھ نہیں رہے اس میں آپ کا بھی role ہے۔

**ملک ندیم کامران:** جناب سپیکر! اس پر مشورہ تو کیا جاتا، ہماری بات تو سنی جاتی۔۔۔

**جناب سپیکر:** اس پر آپ سے مشورہ کا ٹائم آ رہا ہے اور وہ آپ کے مشورہ کے بغیر نہیں ہو گا۔ آپ میری بات سنیں کہ ایک ایسا کام کیا ہے جو بیس سال سے نہیں ہوا، بیس سالوں کے بعد یہ کام ہو رہا ہے اور آپ کو اس بات کا کریڈٹ جائے گا۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! آپ ہماری بات تو سن لیتے۔۔۔

**جناب سپیکر:** آپ لوگوں نے بات نہیں سمجھی، آپ نے بات سمجھی نہیں ہے۔ یہ آپ کو کریڈٹ جانا ہے جب PAC-III بنے گی تو آپ کو کریڈٹ جائے گا۔ یہ ہم کرنے اس لئے جا رہے ہیں کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان خود یہاں تشریف لائے تھے اور اس کے بعد یہ ان کا لیٹر آیا ہے اور یہ لیٹر سارے صوبوں کو گیا ہے۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! آپ صرف ہماری بات تو سن لیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** آپ بات پہلے سمجھ تو لیں، آپ لوگوں نے بات سمجھی نہیں ہے اور بِلا وجہ شور ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ میں آپ کو floor دے رہا ہوں پہلے بات تو سن لیں۔ آپ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں، اس کے بعد آپ بولیں، آپ کو پورا اختیار ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ بھی بیٹھ جائیں۔ دیکھیں! بات یہ ہے کہ آپ بغیر سوچے سمجھے بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** رانا مشہود احمد خان! آپ تو آتے نہیں ہیں۔ آپ باہر سے بیس سال بعد آگئے ہیں۔۔۔(قہقہہ)

بات یہ ہے، آپ ذرا پہلے توجہ سے بات سن لیں۔ کل ہم نے ایک ایسا کام کیا جس میں آپ سے مشورہ ہوتا رہا ہے اور اپنی Standing Committees کو strengthen کرنے کے لئے کل بل پاس کیا ہے اور آپ اس میں بھی No, No کر رہے تھے۔ خدا کا خوف کریں آپ نے خود ہی کہا ہے، کل Standing Committees کو strengthen کرنے کے لئے legislation کی ہے اور آپ اس میں بھی No, No کر رہے ہیں اور آپ نے خود کہا ہے کہ وہاں سیکرٹریز نہیں آتے اور وہاں لاء ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی help نہیں ہے۔ وہ ہم بل لے کر آئے ہیں، وہ ہم نے پاس کیا ہے اور آپ اس میں بھی No, No کر رہے ہیں یہ عجیب بات ہے۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! اچھا اب بات تو سن لیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** اب آپ بات کر لیں۔

**رانا محمد اقبال خان:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ پہلے بات کر لیں۔

**رانا محمد اقبال خان:** جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ، مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ اس معزز ہاؤس میں کسٹوڈین کی حیثیت سے تشریف فرما ہیں لیکن اپوزیشن کو بھی آپ پر بڑا اعتماد ہے اور آپ Custodian of the House ہیں۔ اگر وہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو سننے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے سپیڈ اتنی تیز کر دی، دیکھیں! ہم اس کو oppose کرنا چاہتے تھے لیکن محترم آپ نے ہماری بات نہیں سنی اور بلاوجہ آپ نے اپنی تیز سپیڈ سے اس کو منظور کرا کر ایک سائیڈ پر رکھا دیا، ہمیں آپ پر اعتماد ہونا بھی چاہتے اور آپ کو Being Custodian of this House ان کا بھی احترام کرنا چاہئے، ان کی بات سننی چاہئے اور بات سننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن کرنا تو آپ نے وہی ہے جو اکثریت نے فیصلہ کرنا ہے۔ شکریہ

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! مجھے سابق سپیکر رانا محمد اقبال خان کا بڑا احترام ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے بڑا افسوس ہے۔ رانا محمد اقبال خان! افسوس تو اس پورے ایوان کو آپ پر ہے کہ جو آپ کے کرنے والا کام تھا وہ پچھلے دس سالوں میں آپ نہیں کر سکے اور اگر آج ہم وہی کام کرنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے ہمیں وہ کرنے دیں۔

جناب سپیکر! کیا یہ معزز ایوان اس بات کا گواہ نہیں کہ پچھلے دس سالوں میں رانا محمد اقبال خان رولز میں ترمیم نہیں کروا سکے اور پروڈکشن آرڈر سے متعلق قانون نہیں بنا سکے۔ یہ credit کس کو جاتا ہے؟ یہ credit آپ اور اس اسمبلی کو جاتا ہے۔ Standing Committees کو پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا اختیار کس نے دیا؟ یہ اختیار آپ اور اس ہاؤس نے دیا ہے۔ سابق سپیکر صاحب پچھلے دس سال چُپ کر کے بیٹھے رہے، آپ جو کام نہیں کر سکے یا آپ کو نہیں کرنے دیا گیا اگر آج وہ کام یہ اسمبلی کرنا چاہتی ہے تو اس میں رکاوٹ نہ بنیں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد بشارت راجا! آپ اپنی بات میں ایک چیز کا اضافہ کر لیں کہ Standing Committees کو strengthen کرنے کے حوالے سے محترمہ زاہد عظمیٰ بخاری نے جب بات شروع کی تھی تو میرے ذہن میں اسی وقت آیا کہ واقعی جب سے ہم اس ہاؤس میں آئے ہیں یا اس سے پہلے بھی کسی نے اس طرف توجہ نہیں دلائی۔ میں ان کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے Standing Committees کو strengthen کرنے کی جانب میری توجہ مبذول کروائی ہے۔ ہم نے اس حوالے سے بہت سی efforts کی ہیں۔

سب معزز ممبران یہ کہہ رہے تھے کہ Standing Committees میں محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان نہیں آتے اور محکمہ قانون کی طرف سے بھی معزز ممبران کی proper معاونت ہونی چاہئے۔

آپ سب معزز ممبران جو کام چاہتے تھے وہ ہم نے کر دیا لیکن اس پر بھی حزب اختلاف کے معزز ممبران No, No کر رہے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ آپ خُدا کے لئے پہلے بات کو سمجھ لیا کریں اور پھر اس پر ردعمل دیا کریں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! اب آپ بات کر لیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! آپ اور وزیر قانون نے جو باتیں کی ہیں، ابھی شور کے دوران آپ نے reading کی ہے اور تحریک بھی move کی ہے۔ میں شور میں غور کر رہا تھا کہ وزیر قانون یہ کیا move کر رہے ہیں؟ اس تحریک کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ وہ ہے کہ جس کے تحت آپ Standing Committees کو strengthen کرنے جا رہے ہیں اور اس پر پورے ہاؤس کا اتفاق ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو تحریک move کی ہے اس کے دوسرے حصے پر ہمیں اعتراض ہے۔ ابھی وزیر قانون نے ایک لمبا چوڑا lecture دیا اور آپ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے لیکن دوسرے حصے کے بارے میں آپ نے کچھ فرمایا اور نہ ہی وزیر قانون نے بات کی ہے۔ اس تحریک پر ہمیں اعتراض ہے اور ہم اس پر بات کرنا چاہتے تھے۔

جناب سپیکر! اکثریت کی بنیاد پر یہ تحریک دوبارہ پاس ہو سکتی ہے لیکن اگر اس ہاؤس میں آپ حزب اختلاف کی بات ہی نہیں سُنیں گے تو پھر یہ انتہائی نامناسب ہو گا۔ مجھے آج بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ڈپٹی سپیکر صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے، آپ اچانک تشریف لائے ہیں اور مجھے اسی وقت سمجھ آ گئی تھی کہ کوئی چیز bulldoze ہونے والی ہے۔

**جناب سپیکر:** اس کا مطلب یہ ہوا کہ میرا آنا آپ کو پسند نہیں۔ آپ ڈپٹی سپیکر صاحب کو اتنا کمزور نہ سمجھیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! اب میں اس تحریک کے دوسرے حصے کے بارے میں عرض کرنی چاہتا ہوں۔ 2003 میں آپ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹو تھے۔ مجھے یہ سنائی دیا ہے کہ لوکل باڈیز کے 2003 کے آڈٹ کے حوالے سے آپ نے ایک تحریک move کی ہے۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے پنجاب اسمبلی کو ایک لیٹر لکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ اس لئے دُہرا رہا ہوں کہ شور کی وجہ سے بہت سے دوستوں کو سمجھ نہیں آ سکی۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے پنجاب اسمبلی کو ایک لیٹر لکھا ہے کہ 2003 سے لوکل باڈیز کا proper audit نہیں ہو سکا۔ 2003 سے 2008 یا 2009 تک پچھلے بلدیاتی اداروں نے کام کیا، اس کے بعد ایک gap آیا اور پھر موجودہ بلدیاتی ادارے وجود میں آئے۔

جناب سپیکر! اب ان بلدیاتی اداروں کو وجود میں آئے ہوئے تقریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ آپ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی direction کے مطابق اس کا audit کروانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے تجویز کیا ہے کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے PAC-III بنانے کی تجویز دی ہے یا ہاؤس کی کوئی بھی کمیٹی بنانے کے لئے کہا ہے۔ مجھے شور میں اس بات کی سمجھ نہیں آ سکی۔ ہم اس کے اوپر اپنا point of view دینا چاہتے تھے۔ پہلے ہی PAC-I & PAC-II موجود ہیں اور اب آپ PAC-III بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے آٹھ ماہ سے آپ کی کوششوں اور اس ہاؤس کے consensus کے باوجود PAC-I کی تشکیل نہیں ہو سکی تو ہم کس طرح یقین کر لیں کہ PAC-III بن جائے گی؟

جناب سپیکر! ہم یہ بات کرنا چاہ رہے تھے کہ PAC-I کی تشکیل کے لئے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان dialogues ہوئے اور ان dialogues کے نتیجے میں ایک اتفاق رائے ہوا تھا۔ آپ نے ان مذاکرات کی بطور سپیکر توثیق کی ہے۔ ان مذاکرات کی وجہ سے 19 مجالس قائمہ کی سربراہی حزب اختلاف کے پاس آئی اور 21 مجالس قائمہ کی سربراہی حکومت کے پاس گئی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ PAC-II کی سربراہی حکومت کے پاس رہے گی اور PAC-I کی سربراہی یعنی چیئرمین شپ قائد حزب اختلاف کو دی جائے گی لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ چونکہ صوبہ پنجاب کو وفاق سے چلایا جا رہا ہے اور یہاں میرے ساتھیوں نے بار بار بات کی ہے کہ یہ روش اس صوبے کے کاموں میں صریحاً مداخلت ہے۔

جناب سپیکر! وزیراعظم لاہور میں دس تاریخ کو تشریف لاتے ہیں، 10۔اپریل 2019 تک یہ سارا عمل چل رہا تھا۔ وہ 10۔اپریل کو یہاں آ کر اپنی پارٹی میٹنگ میں ایک statement دیتے ہیں۔۔۔

**وزیر پبلک پراسیکیوشن** (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان بالکل غلط بات کر رہے ہیں کیونکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

**جناب سپیکر:** چودھری ظہیرالدین! آپ تشریف رکھیں۔ میں ان کو جواب دیتا ہوں۔ آپ جناب سمیع اللہ خان کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! وزیر قانون کی statement میڈیا کے اوپر موجود ہے کہ PAC-I کے بارے میں جو فیصلہ مرکز میں ہوا ہے وہی ہم صوبہ پنجاب میں کریں گے۔ اگر آپ فرمائیں گے تو میں میڈیا کی یہ رپورٹ پیش کردوں گا۔ مجھے پتا ہے کہ اب بھی آپ کی خواہش یہی ہے۔ حکومت کی طرف سے اپوزیشن کے ساتھ جو منسٹر مذاکرات کر رہے تھے ان کی خواہش بھی یہی تھی لیکن وزیر اعظم لاہور آتے ہیں اور وہ اپنی پارٹی میٹنگ میں direction دیتے ہیں کہ اوپر تو مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ quote ہوا ہے، ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا نہ کہا ہو لیکن میڈیا میں یہی رپورٹ ہوا ہے کہ مرکز میں میرے رفقاء کار نے مجھ سے غلط فیصلہ کروایا ہے۔ یہ میڈیا میں آیا ہے۔ اس کے بعد وزیر قانون نے بھی میڈیا کے اوپر بیان دے دیا کہ اس حوالے سے ہمیں بھی تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر! میری بات تھوڑی تلخ ہے کہ اگر الزامات کے اوپر آپ PAC کی Chairmanship قائد حزب اختلاف کو نہیں دیں گے تو پھر حکومت سے تعلق رکھنے والے جن ممبران کے خلاف نیب کی inquires چل رہی ہیں یا جن پر الزامات ہیں وہ سارے پہلے استعفیٰ دیں۔ میں فی الحال قومی اسمبلی کے ممبران کے حوالے سے کوئی مطالبہ نہیں کر رہا لیکن میں کم از کم یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہوں کہ اس ہاؤس کے معزز ممبران میں سے جن پر نیب کی طرف سے الزامات ہیں یا inquires چل رہی ہیں انہیں فوری طور پر step down کرنا چاہئے۔ چاہے وہ منسٹر ہے یا سپیکر ان سب کو اپنا عہدہ چھوڑنا چاہئے۔

**جناب سپیکر:** جناب سمیع اللہ خان! آپ نے بات کر لی ہے اب تشریف رکھیں۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! مجھے wind up کر لینے دیں۔

**جناب سپیکر:** آپ نے wind up کر لیا ہے اور اب میری بات سُن لیں۔

**وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین):** جناب سپیکر! مجھے جواب دینے کی اجازت دیں۔

**جناب سپیکر:** چودھری ظہیر الدین! آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں بات کروں گا۔

**جناب سمیع اللہ خان:** جناب سپیکر! یہ بات میں نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی کی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ ہمیں تھوڑا ساtime چاہئے۔

**جناب سپیکر:** آپ نے بات کر لی ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے ساتھ بات ہوئی تھی آپ ہمیں تھوڑا ٹائم دیں۔ کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو فوری کوشش کے باوجود نہیں ہوتیں۔ آپ کو پتا ہے کئی چیزیں ایسی ہوئی ہیں جن میں سے کئی چیزوں پر ابھی بھی عمل ہونا باقی ہے اور ہم نے کب یہ کہا ہے کہ ہم کوشش نہیں کر رہے۔ ہم نے آج بھی کوشش کی ہے، کل بھی کوشش کریں گے اور ہم اس بات کو نہیں چھوڑ رہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کا یہ اعتراض بڑا ہی غلط ہے کہ پرائم منسٹر صاحب صوبہ پنجاب کو چلا رہے ہیں یا فیڈرل سے صوبہ پنجاب کو چلایا جا رہا ہے۔ دیکھیں، میاں محمد نواز شریف بطور وزیر اعظم رائیونڈ میں بیٹھ کر آپ کے اجلاس کرتے تھے۔ (قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان! بیٹھ جاؤ، مجھے سب پتا ہے۔ کیا میں نہیں جانتا؟ لوکل باڈیز کے حوالے سے میاں محمد نواز شریف کا فیصلہ اور تھا اور میاں محمد شہباز شریف کا فیصلہ اور تھا۔ مجھے ان باتوں کا نہیں پتا؟ (قطع کلامیاں)

آپ نے ابھی جس کو سینیٹر کھڑا کیا تھا میاں محمد شہباز شریف اور میاں حمزہ شہباز اُس کے لئے دن رات کوشش کر رہے تھے کہ یہ بڑا اچھا آدمی ہے اور میاں محمد شہباز شریف نے میئر بنانے کے لئے کیا زور نہیں لگایا؟ میاں محمد نواز شریف نے بطور وزیر اعظم آ کر فیصلے بدلے۔ ایک ضلع نہیں بلکہ دس اضلاع کے میاں محمد شہباز شریف کے کئے ہوئے فیصلے میاں محمد نواز شریف نے آ کر بدلے۔ میرے پاس سب باتیں ہیں لہٰذا یہ بات نہیں ہو سکتی۔ رانا مشہود احمد خان! اب آپ کی حاضری لگ گئی ہے آپ بیٹھ جائیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

وزیر اعظم جناب عمران خان پاکستان تحریک انصاف کے ہیڈ ہیں اور پہلے بھی یہ فیصلے اسی طرح ہوتے رہے ہیں۔ جناب عمران خان اپنی جماعت کے ساتھ بیٹھ کر اگر کوئی بات کرتے ہیں تو یہ اُن کا حق ہے کیونکہ یہ اُن کی جماعت ہے۔ آپ نے یہ کون سی اچنبھے والی بات کر دی ہے کیونکہ آپ خود یہ سارا کچھ کرتے رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی اور آپ درمیان میں ہی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ میرے پاس یہ ساری مثالیں ہیں اور ہو سکتا ہے کہ سارے لاہور کی خواہش بھی یہ تھی کہ لاہور کا میئر وہ شخص بنے جس نے پارٹی کے ساتھ بھی loyalty کی ہے، جو کام کرنا بھی جانتا تھا، پھر اُس کو mass transit train کے اوپر بھی لگایا ہوا تھا اور اُس کے بعد سینیٹر بھی بنا تھا لیکن دل سے کسی نے تسلیم نہیں کیا۔ اُس وقت پنجاب کے آدھے اضلاع کے کئے ہوئے فیصلے میاں محمد نواز شریف نے change کئے تھے تو یہ کون سی بات ہے؟ ایسے ہی فضول باتیں نہ کریں، یہ کوئی بات ہے کرنے والی؟(قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان!ہم نیک نیتی سے کوشش بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوشش کرتے بھی رہیں گے۔ کئی چیزیں کرنے میں دیر بھی ہو جاتی ہے کیونکہ کئی چیزیں out of control ہوتی ہیں پھر ہم اُن کو ٹھیک کرتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ جو کہہ دیا وہ اُسی وقت ہو جائے۔

میں بھی جو کام کہوں، کئی دفعہ وہ کام نہیں بھی ہوتا پھر ہم کوشش کرتے رہتے ہیں، وزیر قانون کوشش کرتے رہتے ہیں، چودھری ظہیر الدین کوشش کرتے رہتے ہیں اور لوگ بھی کوشش کرتے ہیں۔ کس کا دل نہیں کرتا کہ ہم اکٹھے مل کر چلیں؟ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!اب آپ بات کرلیں۔

**سردار اویس احمد خان لغاری:** جناب سپیکر!آپ کی بہت مہربانی۔ میں صرف دو issues کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اگر آج کے ایجنڈے کو دیکھیں یا اس اسمبلی کے جتنے بھی اجلاس ہوئے ہیں تو صرف ایک یا دو دفعہ کچھ issues کے اوپر باقاعدہ طور پر معنی خیز debates ہوئی ہیں۔ اس وقت ہمارے صوبے کے اندر دو بہت اہم issues ہیں جو آپ کی attention demand کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ایکissue یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ صوبہ پنجاب کی تقسیم کے متعلق قومی اسمبلی کے اندر ایک آئینی ترمیم پیش کی گئی ہے۔ اُس کے اندر لوگوں کے مختلف پارٹیوں کے حوالے سے مختلف آراء ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے میری یہ درخواست ہو گی کہ اگر آپ اسی اجلاس کے دوران اس چیز کی اجازت دے دیں کہ دو چار گھنٹے کے لئے صوبہ جنوبی پنجاب یا صوبہ بہاولپور کے حوالے سے بحث ہو جائے تو پنجاب کے ہر حلقے سے نکلنے والی آواز کم از کم اس ایوان کے ذریعے پنجاب کی عوام تک پہنچ سکے گی اور ہمیں اس ہاؤس کی راہنمائی بھی مل سکے گی۔ اگر حکومت کو اس پر کوئی اعتراض ہے تو پھر بہت ہی بڑی بد قسمتی ہو گی کیونکہ یہ صوبہ تو بنا نہیں سکے تو کم از کم اس پر بحث کرانے کو opposeنہ کریں۔

جناب سپیکر! دوسراissue یہ ہے کہ آپ نے خود مہربانی کر کے میری ایک تحریک التوائے کار کی اجازت دی تھی۔ جنوبی پنجاب کی ایک فارسٹ کمپنی تھی جو اُن 56 کمپنیوں میں سے ایک تھی جو ہمارے دورِ حکومت میں بنی تھی اور اُس کمپنی کا چیئرمین میں خود تھا اُس کمپنی کی formation، اُس کی تمامactivities اور اُس کی تمامtransparency کے اوپر مجھے بذاتِ خود ایکsense of pride ہے وہ ہم نے جنوبی پنجاب کے لوگوں کو ماحولیاتی آلودگی سے بچانے کے لئے ایک بہت بڑا اقدام اُٹھایا تھا۔

جناب سپیکر! اس دور حکومت میں پنجاب کی کابینہ کے ایجنڈے پر یہ چیز پانچ دفعہ آئی اُس پرdiscussion ہوئی ان کو اُس میں اعتراض کی کوئی بات اس حد تک محسوس نہیں ہوئی کہ اُسprocess کوscrape کر سکیں۔

جناب سپیکر! آخر کار ایک ہی طریقہ ہوا اور انہوں نے کابینہ کی پچھلی میٹنگ میں اُس کمپنی کو ختم کر دیا ہے۔ آپ نے چونکہ اس کمپنی کے حوالے سے مہربانی کر کے میری تحریک التوائے کار کی اجازت دی ہوئی ہے اُس کے اوپر بھی اگر جنابdiscussion کرا دیں تاکہ transparency کے تحت پاکستان اور پنجاب کی عوام کو جناب کے توسط سے ان دونوںissues کے حوالے سے آگہی ہو سکے۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے۔ جہاں تک صوبے کی بات ہے تو اُس پر بحث کے حوالے سے ابھی کوئی بات کریں گے لیکن جب تک اس پر بحث نہیں ہوتی اُس وقت تک آپ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ دس سال اور پچھلے پانچ سال آپ کی two third majority تھی تو آپ اُس وقت اسمبلی کے اندر یہ بل کیوں نہیں لے کر آئے؟ (قطع کلامیاں)

آپ ابھی نہ بتائیں جب بحث ہو گی تب تک آپ سوچ کر رکھیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

**وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین):** جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے بہت ہی اچھے اور محبت والے انداز میں ان کو ساری چیزیں سمجھا دی ہیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے کہ مرکز سے dictation آتی ہے اور وزیر اعظم یہاں پر تشریف لائے انہوں نے پارلیمانی پارٹی سے ملاقات کی۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں کے اندر یہ ایک خواہش ہوا کرتی تھی کہ وزیر اعلیٰ سے ہی کوئی بالمشافہ ملاقات ہو جائے۔ یہاں پر تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا communication gap بالکل ختم ہو گیا ہے جو کہ ان کے دور میں بہت زیادہ تھا۔ ہمیں اوپر سے کوئی ڈکٹیشن نہیں آتی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے PAC-I کے بارے میں فرمایا تو اس حوالے سے بات یہ ہوئی تھی قیادت کے ساتھ مشاورت کر کے کیا جائے گا۔ PAC-III کے حوالے سے جناب سمیع اللہ خان کو خدشات ہیں کہ وہ شاید نہیں بن سکے گی تو شاید وہ PAC-I سے پہلے ہی بن جائے۔ اس پر بڑی تیزی سے کام ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ COD جو Charter of dacoits تھا ہم اس کے حصہ دار نہیں تھے۔ اس کی روایات ہم پر apply نہیں کرتیں لیکن چونکہ یہ کہا گیا ہے اور جناب سپیکر نے فرما دیا ہے کہ ہم اس کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں امید ہے کہ سپیکر صاحب کی کوششیں بارآور ہوں گی اور آپ کی خواہشات کے قریب قریب کام ہو جائے گا لیکن مشاورت کے ساتھ اور ایک اچھے طریقے کے ساتھ بات کر کے ہو گا جیسا کہ آپ نے بڑی مشکل سے سپیکر صاحب کی بات سنی ہے۔ اگر بات سن لیا کریں تو اس کے بعد بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہاں پر جو بھی debate چاہتے ہیں تو یہاں پر ہر قسم کی debate ہوتی رہی ہے اور ہر محکمہ پر ہوتی رہی ہے، لاء اینڈ آرڈر اور economy پر ہوتی رہی ہے۔ اب یہاں پر جن خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے ان پر بھی debate کی جا سکتی ہے لیکن کچھ چہرے ایسے ہیں جو کہ آٹھ ماہ تک کسی وجہ سے غائب تھے یا ان کو منع کیا گیا تھا اب آ کر وہ ساری حاضریاں پوری کرنا چاہتے ہیں۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جس طریقے سے ہم عرض کرتے ہیں اور تمیز سے بات کرتے ہیں اسی طریقے سے مخاطب ہونا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ مجھے اتنا miss کرتے رہے ہیں کیونکہ میں مہینوں کے لئے گیا تھا آپ نے اس کو سالوں پر ڈال دیا۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کو چلانے کے حوالے سے جس طرح سابق سپیکر صاحب نے کہا کہ Chair Custodian of the House ہوتی ہے۔ سپیکر نے اس ہاؤس کا decorum maintain رکھنا ہوتا ہے اور اپوزیشن کے بغیر کام کبھی بھی نہیں چل سکتا۔ جب رانا محمد اقبال خان سپیکر تھے، یہاں پر وہ لوگ موجود ہیں جو اس وقت اپوزیشن میں بیٹھتے تھے ان کو پورا وقت بھی دیا جاتا تھا، ان کی پوری بات کو سنا بھی جاتا تھا اور ان کی بات پر عمل بھی ہوتا تھا لیکن آج کا جو رویہ تھا اس میں ہمارا مسئلہ اور نہیں ہے ہم خود چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس انہی روایات کے مطابق چلے جس کے لئے پنجاب کے عوام نے ہمیں ووٹ دے کر یہاں بھیجا ہے اور ان کی ہم سے توقعات ہیں۔ اگر آپ ہمیں موقع نہیں دیں گے تو یہ ممکن نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں دو چیزیں شامل کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر آج جو بات کی گئی کہ یہاں پر ex-cabinet کے بہت سے ممبر بیٹھے ہیں آج تک کسی ایک میٹنگ کو چیئر بطور وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کی ہو تو بتا دیں۔

**جناب سپیکر:** میں جب قومی اسمبلی کے ہاؤس میں بیٹھتا تھا تو آپ کے فیڈرل منسٹرز کہتے تھے کہ میاں محمد نواز شریف سے ہاتھ ملائے ہوئے چھ چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ یہاں یہ بات نہ کریں۔ آپ کے آدھے وزیر روتے تھے کہ ہمیں وقت ہی نہیں ملتا۔ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہم وزیر ہیں۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! جو روتے تھے وہ پھر رہے بھی نہیں۔

**جناب سپیکر:** مجھے معلوم ہے کہ ان کا آپ نے جو حال کیا تھا۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ جمہوریت کی روایات کو آگے لے کر چلنا ہے۔ آپ کے پاس اکثریت ہے لوکل باڈیز پر آپ نے اکثریت کی بنیاد پر جو کرنا ہے وہ کرنا ہے لیکن جو لوگ اس وقت بیٹھے ہیں جن کو عوام نے ووٹ دے کر ایک tenure دیا، وہ احتجاج کرنے یہاں پر آئے۔

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں تو اس حکومت کا یہ حال ہے کہ ان کے خلاف پرچہ دے دیا گیا۔ اس میں لارڈ میئر لاہور کا نام بھی ڈالا گیا اور مجھے ابھی رپورٹ آئی ہے کہ ایم پی ایز صاحبان جو وہاں پر گئے تھے ان کے نام بھی ڈالے گئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ کہوں گا۔۔۔

**جناب سپیکر:** میرا خیال نہیں کہ لارڈ میئر پر پرچہ درج ہوا ہے۔ وہ تو ہسپتال چلے گئے تھے۔ ان کی طبیعت خراب تھی۔ میں نے تو کہا تھا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم سائبان لگوا دیتے اور انہیں ٹھنڈا پانی بھی دیتے۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! یہ آپ کا ظرف ہے۔ آپ حکومت کا روّیہ دیکھیں اس کا رویہ کیا رہا ہے۔

**جناب سپیکر:** اگر پرچہ درج ہوا ہے تو مجھے ایف آئی آر کی کاپی دے دیں۔

**خواجہ عمران نذیر:** جناب سپیکر! میرے پاس کاپی ہے۔WhatsApp پر ہے۔

**جناب سپیکر:** میںWhatsApp کو نہیں مانتا۔ آپ مجھے اصل کاپی دیں۔ جناب محمد بشارت راجا! کیا پرچہ درج ہوا ہے؟

**وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):** جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی حقائق سے بہت دور ہیں۔ یہ میرے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ آج اخبارات میں رپورٹ ہوا ہے کہ کل کے احتجاج کو کسی بھی اخبار نے پورے پنجاب سے آئے ہوئے بلدیاتی نمائندوں کی تعداد اڑھائی سو سے لے کر تین سو سے اوپر رپورٹ نہیں کی۔ یہ میں نے نہیں کہا بلکہ آج کے اخبارات میں ہے۔ یہ آج کے اخبارات اُٹھا کر دیکھ لیں تو جو ہزاروں کی تعداد میں نمائندے ہیں اگر ان میں سے اڑھائی تین سو احتجاج کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جو گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمارے فیصلے یا ہمارے قانون سے اتفاق کرتے ہیں۔ یہ آپ کو ماننا پڑے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں کسی تھانے کا محرر نہیں کہ میں نے پرچہ کاٹا ہے۔ اگر انتظامیہ نے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو قائم رکھنے کے لئے پرچہ دیا ہے تو اس کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ملک محمد احمد خان میرے بھائی ہیں اگر ان کے خلاف ہوا ہے یا محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے خلاف ہوا ہے تو اسے دیکھا جا سکتا ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد بشارت راجا! اس طرح کریں کہ ایف آئی آر کی کاپی لے لیں اور اس کو ٹھیک کرا دیتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پورے ہاؤس کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ خاص طور پر جب سپیکر صاحب بول رہے ہوں، وزیر قانون بول رہے ہوں یا پارلیمانی پارٹی کے لیڈر بول رہے ہوں تو ہم سب ممبران کو چاہئے کہ اسے غور سے سنیں اورdebate کا momentumغلط نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری درخواست آپ اور جناب محمد بشارت راجا سے یہ ہے کہ اگر ہم نے پارلیمانی کمیٹیوں کو strengthen کرنا ہے تو حکم فرمائیں آج رولز کو at par with National Assembly کر دیں اور ابھی کر لیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج جس بات پر اعتراض ہے کہ اس احتجاج جس میں ہم یہاں سے گئے ہیں تو کیا جناب محمد بشارت راجا چاہتے ہیں کہ حکومت کے آٹھ ماہ میں ہی لوگ اڑھائی سو یا اڑھائی ہزار کے بجائے یہاں آ کر سڑکیں بھر دیں، کیا یہ چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ جو ایف آئی آر درج ہوئی ہے وہ میں نے پڑھی ہے۔ میں آپ کے سامنے پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔

**جناب سپیکر:** آپ کاپی دے دیں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! وزیر قانون یہاں پر undertaking دیں اور یہاں پر ایف آئی آر منگوا کر seal کریں گے۔ میں خود اس احتجاج میں شامل تھا۔

**جناب سپیکر:** میں آپ سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آپ ایف آئی آر کی کاپی سپیکر آفس میں دے دیں۔ میں جناب محمد بشارت راجا کو بھی دے دوں گا۔ جناب محمد بشارت راجا کو اور مجھے بھی معلوم نہیں لیکن جناب محمد بشارت راجا ضرور اس کو take up کریں گے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! آپ کا یہ حکم ہے کہ ہم کاپی لا دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی کہ اگر آپ حکومت کو کہیں جس نے یہ پرچہ کاٹا ہے۔ اگر جناب محمد بشارت راجا کہہ رہے ہیں کہ ہم محرر نہیں ہیں ہمیں یقین ہے کہ یہ محرر نہیں ہیں لیکن آج محرر کے اوپر انچارج یہی ہیں۔

**جناب سپیکر:** ملک محمد احمد خان! آپ دے دیں۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! آپ ان سے مانگ لیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان میرے بھائی اور عزیز ہیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس معاملہ کو دیکھ لوں گا یہ فکر نہ کریں۔ میں ابھی ایف آئی آر منگوا لیتا ہوں اور اس کا حل بھی نکل آئے گا اور آپ کی تسلی کے مطابق نکلے گا۔

جناب سپیکر! میں انتہائی ادب سے گزارش کروں گا کہ آپ آپس میں بھی دیکھ لیا کریں۔ ملک صاحب ہمارے محترم بھائی کل احتجاج میں تھے اور جو نیا لوکل گورنمنٹ کا قانون آرہا ہے اس کی مخالفت میں تقریریں بھی کر رہے تھے اور باہر ایک ماحول بنایا ہوا تھا لیکن میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پی ایم ایل(ن) کے جو ممبران لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی میں شامل ہیں وہ تو ہمارے ساتھ ترامیم میں بھی شامل تھے۔ ان کی ہمارے ساتھ حاضری ہے اور ان کی inputs ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم ان کی رائے کو احترام دے رہے ہیں۔ ہم نے categorically کل اس میٹنگ میں کہا کہ آپ اپنی inputs دیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کا احترام کریں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا تسلی سے کام کریں۔

**جناب سپیکر:** ابھی تو اس بل نے ہاؤس میں آنا ہے۔ آپ اس میں ترامیم دے دیجئے گا۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! ہم کمیٹی کی کارروائی میں بھی ہمارے جو اعتراضات ہوں گے وہ ہم دیں گے اور ہم نے کہا ہے کہ ہاؤس کے اندر بھی اس پر اپنی ترامیم دیں گے۔ اگر یہ کالا قانون bulldoze کرنے کی کوشش کی گئی تو سڑکوں پر احتجاج بھی کریں گے۔ اس پر تو ہمارا کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ حوصلہ ہے اس پارٹی کا جو تین سال ملک میں انتشار پھیلا کر سول نافرمانی تک جاتی رہی اب ایک ہلکا سا مظاہرہ اور ان کی جمہوریت پسندی کا جنازہ کہ فوراً پرچہ دے دیا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم کنٹینر دیں گے تو یہ تو ایک نعرے کو برداشت نہیں کر سکے۔ ابھی تو صرف ہمارے عوامی نمائندے وہاں پر تھے اور ایف آئی آر درج کرانے پر آ گئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** ملک محمد احمد خان! آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ میں نے تو ان کو پیغام بھیجا تھا کہ ہم وہاں پر ٹینٹ لگوا دیتے ہیں اور پانی کا انتظام کرتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بتانا تھا لیکن آپ نے ہمیں کچھ بتایا ہی نہیں۔ آپ کچھ کام اچانک کرتے ہیں تو پھر اسی طرح ہوتا ہے۔

**ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! یہ آپ کا ظرف اور مہربانی ہے کہ آپ نے کہا کہ میں یہاں پر یہ سہولیات دیتا ہوں لیکن حکومت نے تو اسمبلی کے دروازے کے باہر تھڑوں کے اوپر پرچے دیئے اور اس پر اٹھارہ انیس دفعات جو ان کی سمجھ میں آئی وہ لگا دی۔ انہوں نے یہ کیا کہ جو Cr.PC کے اندر لکھا ہے وہ لگا دو۔ انہوں نے خود جو کیا سپریم کورٹ کا محاصرہ، اسلام آباد کا محاصرہ، پشاور سے

دستے منگوا کر دارالخلافہ پر حملہ کرایا اور یہاں ایک احتجاج نہیں برداشت کر سکے۔ ہم بنانے والے ہیں گنوانے والے نہیں ہیں۔

## تحاریک التوائے کار

**جناب سپیکر:** اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار محترمہ عظمٰی زاہد بخاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ عظمٰی زاہد بخاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

**جناب سمیع اللہ خان :** جناب سپیکر! ان تحاریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

**جناب سپیکر:** ایسا نہیں ہوتا کیونکہ یہ رولز کے مطابق ہے۔

**رانا مشہود احمد خان:** جناب سپیکر! ایک تحریک التوائے کار کو pending کر لیں۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ عظمٰی زاہد بخاری کی تحریک التوائے کار نمبر 330 کو pending کر لیتے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کے جناب ممتاز علی ایم پی اے ہیں۔ وہ کل بھی بات کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ براہ مہربانی انہیں بات کرنے کے لئے دو منٹ دے دیں۔

**جناب سپیکر:** جی، جناب ممتاز علی!

**جناب ممتاز علی:** جناب سپیکر! میرا پی پی۔266 ہے اور جنوبی پنجاب کے آخری حلقہ صادق آباد سے میرا تعلق ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب ممتاز علی! گندم کے حوالے سے آپ ہی نے بات کی تھی۔

**جناب ممتاز علی:** جناب سپیکر! نہیں، میں نے گندم کی بات نہیں کرنی بلکہ میرا ایک general question ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب ممتاز علی! نہیں، میں ویسے ہی پوچھ رہا ہوں کہ کل گندم کے حوالے سے آپ نے بات کی تھی؟

**جناب ممتاز علی:** جناب سپیکر! جی، کل میں نے ہی گندم کے حوالے سے بات کی تھی۔

**جناب سپیکر:** میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کا وہی حلقہ ہے ناں۔

**جناب ممتاز علی:** جناب سپیکر! ابھی آپ ایف آئی آرز کی بات کر رہے تھے۔ ہمارا پانی عباسیہ کینال سے چوری ہو رہا تھا تو اس حوالے سے ہم نے ایک احتجاج کیا تھا تو اس پر معصوم لوگوں اور اسمبلی ممبران پر ایف آئی آر درج ہوئی اور وہ ایف آئی آر ابھی تک ہے۔ وہ ہمارا پر امن احتجاج اپنے حق کے لئے تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ کی گورنمنٹ کو appreciate بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ ابھی ڈسٹرکٹ رحیم یار خان یا کچے کے علاقے میں پولیس کام کر رہی ہے تو اس میں سیاسی مداخلت کم ہے لہٰذا ہماری تحصیل میں آفیسرز اچھا کام کر رہے ہیں اس میں جو تھوڑی بہت مداخلت ہے اس کو بھی ختم کر دیا جائے تو اس سے بھی بہتر کام ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں دوسرے مسائل کی طرف آتا ہوں۔ ہم سندھ کے ساتھ ہیں۔ سابقہ اور موجودہ دونوں گورنمنٹس نے ہماری تحصیل پر توجہ نہ دی ہے۔ آپ کی گورنمنٹ نے ہمارے ساتھ علیحدہ صوبہ بنانے کے حوالے سے وعدہ کیا لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ ہمیں الگ صوبہ نہیں دیں گے لیکن ہمیں ہماری بنیادی سہولیات تو دے دیں۔ میرے حلقے کی آبادی 4 لاکھ ہے یہاں پر ایجوکیشن منسٹر اور کیبنٹ بھی موجود ہے وہ دیکھیں کہ اتنی بڑی آبادی ہونے کے باوجود وہاں پر ایک کالج تک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ سے ہائر سکولز کی بلڈنگز بنی ہوئی ہیں لیکن ابھی تک وہاں پر سٹاف نہیں ہے۔ ہمارے ہاں 70 فیصد تک میٹھا پانی نہیں ہے میں اپنی salary and pocket money سے، اپنے زمیندارے کی رقم سے واٹر پلانٹ اور سیوریج بھی بنا کر دے رہا ہوں حالانکہ یہ کام گورنمنٹ کا ہے اور ایک ممبر یہ کام نہیں کر سکتا۔۔۔

**جناب سپیکر:** جناب ممتاز علی! بس، آپ کی بات ہوگئی ہے کیونکہ یہ کوئی تقریر تو نہیں ہے آپ نے تو باقاعدہ تقریر شروع کر دی ہے۔ بس پانی کی بات ہوگئی ہے۔ آپ اس طرح کریں آپ اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار لے آئیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 331 محترمہ شازیہ عابد اور سید حسن مرتضیٰ کی ہے اب آپ بیٹھ جائیں۔ میں نے floor سید حسن مرتضیٰ کو دیا ہے، وہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! اسے پیش کریں۔

## پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں خطرناک حد تک اضافے کا انکشاف

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" لاہور کی اشاعت مورخہ 11-اپریل 2019 کی خبر کے مطابق ہیپاٹائٹس میں خطرناک حد تک اضافہ، پنجاب میں ایک کروڑ سے زائد مریض ہونے کا انکشاف۔ ادارہ شماریات کے 2008 کے بعد ہونے والے حالیہ سروے کے مطابق ہیپاٹائٹس کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ 10 سال میں ہیپاٹائٹس "سی" کے پھیلنے کی شرح 6.7 فیصد سے بڑھ کر 8.9 فیصد ہوگئی۔ ہر سو میں دوسرا شخص ہیپاٹائٹس "بی" کا شکار، پنجاب حکومت کی جانب سے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام، پی کے ایل آئی اور 116 فلٹر کلینکس بھی مرض کی شرح کو قابو نہ کر سکے۔ عالمی سطح پر مصر پہلے اور پاکستان کا دوسرا نمبر ہے۔ عالمی ادارے صحت کی طرف سے 2030 تک ہیپاٹائٹس کو ختم کرنے کی ڈیڈ لائن دی گئی ہے۔ ہیپاٹائٹس ایک مہلک مگر قابل علاج مرض ہے۔ 2008 کے سروے کے مطابق پنجاب میں ہیپاٹائٹس "سی" کی شرح پھیلاؤ میں 6 سے 7 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ موجودہ سروے کے ابتدائی رزلٹ ادارہ شماریات پنجاب نے فروری 2019 میں اپنے پارٹنر اداروں سے شیئر کئے تھے۔ حالیہ سروے کے مطابق ہیپاٹائٹس "بی اور سی" کی صورتحال جوں کی توں ہے۔ جس سے حکومت کے کھوکھلے نعروں کی قلعی کھل کر سامنے آگئی ہے۔ حکومت نے صحت کے اہم شعبہ کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا ہے۔ روزنامہ "دُنیا" کی اس خبر سے نا صرف پنجاب بلکہ پاکستان کی عوام میں سخت تشویش اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جناب نذیر احمد چوہان جو کہ اس سے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں وہ اس کا جواب دیں گے۔ جی، جناب نذیر احمد چوہان!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب نذیر احمد چوہان):** جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا اور اس کے بعد سید حسن مرتضیٰ کا بہت مشکور ہوں کیونکہ ہمارے معزز ممبر نے بہت حساس اور بہت ضروری مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے تو میں یہاں پر یہ گزارش کرتا چلوں کہ چند دن پہلے ہی پارلیمانی سیکرٹری announce کیا گیا ہے اور میں کوئی بھی اس حوالے سے جواب دینے سے اس لئے قاصر ہوں کیونکہ مجھے اس حوالے سے پوری معلومات نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں دفتر لینے کے لئے گیا ہوں تو مجھے پارلیمانی سیکرٹری کا دفتر ہی نہیں دیا گیا تو میں نے بریفنگ ہی نہیں لی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کا پھر جواب کس طرح سے دے سکتا ہوں؟ ہماری منسٹر صاحبہ کے پاس ماشاءاللہ وقت ہی بہت زیادہ ہے تو براہ مہربانی مجھے ناکردہ گناہوں کی سزا نہ دی جائے۔

**جناب سپیکر:** جناب نذیر احمد چوہان! چلیں، اس تحریک التوائے کار کو pending کر کے پہلے آپ کے دفتر کا بندوبست کرتے ہیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب نذیر احمد چوہان):** جناب سپیکر! برائے مہربانی پہلے مجھے دفتر دیا جائے۔

## سرکاری کارروائی

## رپورٹیں

## (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

**جناب سپیکر:** جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں Audit Reports lay ہیں۔ جی، وزیر قانون! Audit Reports lay کریں۔

## سدھنائی میلسی لنک کینال اور لوئر بہاول کینال کی ری ماڈلنگ پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Remodeling of Sidhani Mailsi Link Canal and Bahwal Canal Lower, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2012-13.

**MR SPEAKER:** The Project Audit Report on Remodeling of Sidhani Mailsi Link Canal and Bahwal Canal Lower, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2012-13 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

## شمالی و جنوبی بائی پاس کی تعمیر پر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Construction of Northern & Southern Bypass, Multan Development Authority, Government of the Punjab for the year 2013-14.

**MR SPEAKER:** The Project Audit Report on Construction of Northern & Southern Bypass, Multan Development Authority, Government of the Punjab for the year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

## ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر (فیز-ii) پر محکمہ آبپاشی کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Construction of Small Dams in District Chakwal (Phase-II) Irrigation Department for the year 2013-14.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Construction of Small Dams in District Chakwal (Phase-II) Irrigation Department for the year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

## آڑار مغلاں ڈیم چکوال کی تعمیر پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on Construction of Arrar Mughlan Dam, Chakwal, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on Construction of Arrar Mughlan Dam, Chakwal, Irrigation Department, Government of the Punjab for the year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

## جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کی تعمیر پر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Construction of Flyover on G.T. Road, Gujranwala, C&W Department, Government of the Punjab, for the year 2014-15.

**MR SPEAKER:** The Project Audit Report on Construction of Flyover on G.T. Road, Gujranwala, C&W Department, Government of the Punjab, for the year 2014-15 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year.

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک التوائے کار پیش کی جس پر حکومت کا جو رویہ تھا وہ آپ نے دیکھ لیا ہے۔ منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرما تھیں اور جب انہوں نے دیکھا کہ تحریک التوائے کار آرہی ہے تو یہاں سے اُٹھ کر آرام سے چلی گئیں اور جس بے بسی کا اظہار پارلیمانی سیکرٹری نے کیا وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔

**جناب سپیکر:** میں نے اسی لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا تھا۔

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! وہ تو pending ہو گئی ہے لیکن میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، بات کریں۔

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! گزارش ایہہ ہے کہ میں اگے وی کئی دفعہ عرض کر چکیا آں پر ایہہ میری گل نوں ہمیشہ شور شرابے دی نذر کر دیندے نیں۔ پنجاب حکومت جیہڑی اے۔۔

**جناب سپیکر:** سید حسن مرتضیٰ! اگر آپ نے پنجابی میں بات کرنی ہے تو اس کی پہلے اجازت لیں۔

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیں تو میں پنجابی میں بات کرلوں؟

**جناب سپیکر:** جی، آپ پنجابی میں بات کرلیں۔

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! شکریہ۔ میری تے ہمیشہ ایہہ کوشش رہی اے کہ ہاؤس smoothly چلے اور ہاؤس دا بزنس interrupt نہ ہووے لیکن ہمیشہ ہاؤس دے اندر کسے وی serious issue دے حوالے نال عجیب ماحول پیدا کر دتا جاندا اے۔

جناب سپیکر! اج تسیں کسے وی ہسپتال وچ چلے جاؤ اوتھے تِن توں چار گھنٹے دی جدوجہد توں بعد دس روپے دی دوائی ملدی اے، ایس توں زیادہ دوائی نئیں ملدی۔ BHUs تے RHCs دے اندر تسی جا کے ویکھ لو اوتھے لکھاں روپے تنخواہواں دی مد وچ جارے نیں پر دوائیاں لئی اوتھے زیرو بجٹ اے تے کوئی وی دوائی نئی ملدی۔ [*****************]

**جناب سپیکر:** وزیر اعلیٰ نہیں گئے بلکہ جہانگیر ترین گئے ہیں۔ آپ کے یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے معزز وزیر اعلیٰ ہیں۔

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! وہ میرے بھی وزیر اعلیٰ ہیں۔

**جناب سپیکر:** وہ اس پورے صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ آپ کہیں کہ وہ چڑیا گھر گئے ہیں۔

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! میرے پنجاب دا وزیر اعلیٰ اے تے میرا وی وزیر اعلیٰ اے۔

**جناب سپیکر:** جی، وہ معزز وزیر اعلیٰ ہیں۔

**سید حسن مرتضیٰ:** جناب سپیکر! جی، وہ معزز وزیر اعلیٰ ہیں جو حبس بے جا میں تھے اور کسی آدمی نے انہیں وہاں حبس بے جا سے حذف نہیں کیا۔

**جناب سپیکر:** نہیں لیکن وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

**سید حسن مرتضٰی:** جناب سپیکر!میری بات سن لیں۔ایک غیر منتخب شخص پوری کابینہ کو چلا رہا ہے اور میں یہ حلفاً کہہ رہا ہوں بلکہ یہ سارے وزیر میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔یہ اندر سے خوش ہو رہے ہیں اور ریوڑیاں بانٹ رہے ہیں۔اوہ کلا چلائی فیر دا اے۔میں ایس ہاؤس دی supremacy تے sovereignty دی گل کرنا آں تے ایس حکومت نوں powerful ویکھنا چاہنا آں۔

جناب سپیکر!میں ایہہ قطعاً نئیں آکھدا۔تسیں اگے فرمایا کہ وزیر اعظم دا حق اے اوہ جم جم تشریف لیان پنجاب دے وچ لیکن اوہ میرے وی وزیر اعظم نیں۔اوہ تشریف لیان، اپنی پارلیمانی پارٹی نوں ملن، اپنے وزیراں نوں ملن پر اوہ پنجاب کیبنٹ نوں خطاب کرن تے ایہہ پنجاب دی صوبائی خود مختاری دے وچ مداخلت اے۔ایہہ نئی ہونا چاہیدا۔ساڈی پنجاب اسمبلی دے اندر جے کوئی قانون پاس ہوندا اے تے اکثریت رائے دے نال تسیں اوہنوں ڈک سکدے او، افہام و تفہیم نال تسیں منظور فرما سکدے او لیکن اگر کوئی چیز تسیں bulldoze کرو یا اتوں bulldoze ہووے تے فیر اے پنجاب دی توہین تے تضحیک اے بلکہ ایس ہاؤس دی تضحیک اے۔

جناب سپیکر!میں واحد آدمی ساں جنے Privilege Act دے بل نوں نا منظور دا نعرے لگایا سی تے No کیتی سی لیکن اگر اج دوبارہ اوہ بل ہووے تے شاید میں واحد آدمی ہوواں جیہڑا اودھی حمایت وچ گل کرے کہ اوہ جائز سی۔اوہدی وجہ صرف ایہہ اے کہ وزیر اعظم دی اس صوبائی اسمبلی دے طریق کار دے اندر مداخلت اے۔اوہ اپنی پارلیمانی پارٹی دے اندر debate کرن تے اپنی پارلیمانی پارٹی نوں convince کرن کہ اسیں ایہہ کرنا اے پر ایہہ گل ہرگز منظور نئیں اے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، وزیر قانون!

**سید حسن مرتضٰی:** جناب سپیکر!میں بول رہا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہے لہٰذا آپ سب تشریف رکھیں۔ No cross talk.

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

**وزیر زکوٰۃ و عشر** (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں، یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟

**جناب سپیکر:** میں نے تمام ممبران کو بات کرنے سے روکا ہے کیونکہ وزیر قانون کچھ بات کرنا چاہ رہے ہیں لہٰذا آپ ان کی بات سنیں۔ جی، وزیر قانون!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ** (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ سید حسن مرتضیٰ ہمارے لئے محترم ہیں۔ ان کی ایک تحریک التوائے کار تھی اور وہ بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تھی۔ اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری نے نہیں دیا لیکن پھر اس پر انہوں نے general discussion شروع کر دی۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر وزیراعظم یہاں پر تشریف لاتے ہیں اور اپنی کابینہ کے ممبرین، ممبران یا پارلیمانی پارٹی سے ملتے ہیں تو آپ کو کس بات کی تکلیف ہے؟ تسیں روز جا کر ملو اپنے لیڈراں نوں لیکن تہانوں اپنے نہ ملن تے ایہدے وچ ساڈا کی قصور اے؟

**جناب سپیکر:** آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 25-اپریل2019 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔